TIGHT BINDING BOOK

UNIVERSAL LIBRARY
OU_222764
UNIVERSAL LIBRARY

١٢٢٢٨

٨٩١٫٥٤٣١٠٢١
ح ـ و حياء
الارمغان

OSMANIA UNIVERSITY LIBRARY

Call No. ٨٩١ ی ٤٣١٠٢١ Accession No. ١٤٢٢٨
ح - ل

Author حیاء

Title الارمغان

This book should be returned on or before the date last marked below.

مجموعۂ قصائد

در محامد عمدۃ المشائخین زبدۃ العارفین منبع اخلاق رحمانی مجمع اشفاق سبحانی
پیر روشن ضمیر حضرت سید ابراہیم سیف الدین جیلانی ادام اللہ فیوضہم

موسوم بہ

الایمان

۱۳۰۴

مرتبہ

حیا متخلصہ بنت مولوی سید نور از تقیات زمن نقشبندیہ

جلال شمسی مشین پریس آگرہ باہتمام محمد بشیر الدین خان و شمس الدین خان طبع شد

۱۲۳۲۸
۸۹۱۵۴۳۱۰۳۱
ح - ل اردو نظم قصائد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حامداً ومصلیاً

مظاہر ہستی میں سب سے بڑا مظہر وہ ہے جس کے باعث وہ سب کچھ ظہور پذیر ہوا جو نہایت ہی بے نام و بے نشاں گنج مخفی سے بہی زیادہ مخفی تھا اور وہ گمنامی اور بے نشانی سے بصورتِ عالمِ ناسوت نمودار ہوکر با نام و بانشاں بہی ایسا ہوا کہ اون کا ہر زمرہ بانام و بانشاں ہے اور باعث ظہور حُبّ ذاتی ہے اور اُسی کی اصل حبیب ہے جو حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے نام سے ظاہر ہوا۔ یہی وجہ ہے کہ جو حدیثِ قدسی میں جناب باری کا یہ ارشاد ہے کل شیٔ یطلب رضائی وانا اطلب رضاک یا حبیبی یا محمد یعنی ہر شے میری رضا کی طالب ہے اور اے حبیب محمدؐ میں تیری رضا کا طالب ہوں اور یہی وجہ اِس حدیث قدسی کی ہے کہ لولاک لما خلقت الجنۃ ولولاک لما خلقت النار یعنی اگر تمہارا ظہور نہ ہوتا تو نہ جنت پیدا ہوتی نہ دوزخ جس سے ظاہر ہے کہ حُبّ ذاتی کی تحریک سے حبیب کا ظہور ہوا جس کے ظہور کے ساتھ تمامی مظاہر

ظاہر ہوئے پس مقام محبوبیت سب سے اعلیٰ ترین حضرت کا مرتبہ ہے اور آپ کے بعد اُن کا مرتبہ ہے جو حضرت کی اعانت سے محبِ حقیقی کی موہبت سے مشرف ہوئی ہیں۔ اطمینان بخش دلائل سے یہ ثابت ہو چکا ہے کہ حضرت غوث الاعظم سید عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ جو حضرت کی اولاد میں شرف خاندان تھے اُن کی باطنی تربیت اور تعلیم خود حضرت رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائی ہے جس کی وجہ سے آپ کو بھی محبوبیت میں کمال حاصل تھا۔ آپ کے خصائص (خصائص غوثیہ میں (۶۲) مندرج ہیں۔ اور آپ کی مناقب اور کرامات سے اکثر کتابیں بھری ہوئی ہیں۔ اس سے متعلق بسوط کتابیں قابل مطالعہ ہیں مختصر طور پر اس قدر بیان کیا جا سکتا ہے۔ کہ جب حضرت حمل میں تھے تب حضرت رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کے والد ماجد سے خواب میں ارشاد فرمایا تھا کہ یا ابا صالح اعطاک اللہ ولدًا مثلہ فی الاولیاء کمثلی فی الانبیاء یعنی تمہیں خداوند کریم نے ایسا فرزند عطا فرمایا ہے جو اولیا میں میرے مانند ہے جیسے کہ میں انبیا میں ہوں، زمانہ حمل میں آپ نے والدہ کے سلام کا جواب دیا تھا اور اپنی والدہ کو سانپ کے زہر سے بچایا تھا۔ جب آپ پیدا ہوئے تو ماہ رمضان میں آپ افطار سے قبل دودھ نہیں پیتے تھے۔ بچپنے میں آہنی گائے سے باتیں کی تھیں اُس کے بعد کے زمانہ میں آپ پر عرفات معہ موجودہ اشخاص کے منکشف ہوا تھا۔ بچپنے ہی میں آپ کو الہام ہوا تھا کہ احببناک ولم تک شیئًا میں نے اُس وقت سے محبوب رکھا ہے کہ تو کچھ نہ تھا۔ جب آپ جیلان سے بغداد روانہ ہوئے تو (۶۰) قطاع الطریق آپ کے ہاتھ پر توبہ کی اور معتبر روایات سے حضرت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا آپ کے وعظ میں اکثر آنا ثابت ہوا ہے اور لعاب دہن مبارک میں ڈالنا اور دو دفعہ حضرت کو خلعت عطا فرمانا

متحقق ہوا ہے۔ اور حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہؓ کے چھاتی سے آپکو حضرت کا دودھ پلوانا بھی تحقیق ہوا ہے جو ازواج مطہرات میں حضرت کے محبوب ہیں۔ اور وقائع احوال اور شہادت اولیائے کاملین سے حضرت کا آپ کو تربیت کرنا بھی ثابت ہوا ہے۔ کتاب دُرالدرین میں روایت ہے کہ حضرت شیخ نے عالم مثال میں حضرت رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت عائشہؓ کو دیکھا اور حضرت نے عائشہؓ سے ارشاد فرمایا کہ میرے بچہ کو دودھ پلاؤ اور اسکا پیٹ بھر دو۔ انھوں نے حضرت شیخ کو دودھ پلایا تھا تا آنکہ آپکا پیٹ بھر گیا۔ حضرت شیخ نے ارشاد فرمایا ہے کہ میں بغداد میں کرسی وعظ پر تھا کہ میں نے حضرت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا اور آپکے بازو پر حضرت موسیٰ علیہ السلام تھے حضرت نے فرمایا۔ یا اخی موسیٰ ھل کان فی امتک رجل مثل ولدی عبدالقادر قال موسیٰ علیہ السلام لا یا اخی نصائح فقال صلی اللہ علیہ وسلم یا نبی محمد بن ابی احضر عندی فحضرت فاخذنی فی حجرۃ والبسنی خلعت الشریف کانت علی جسمہ الشریف وقال یا ولدی ھذا خلعت الغوثیت علی الاقطاب والقی لعابہ ثلث مرات فی فمی ۔ یعنی بھائی موسیٰ کیا آپکی امت میں میرے فرزند عبدالقادر کی مانند کوئی تھا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے جواب دیا کہ برادر صالح کوئی نہیں تھا۔ رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے فرزند میرے محبوب میرے پاس حاضر ہو۔ تو میں حاضر ہوا حضرت مجھے حجرہ میں لیگئے اور جو خلعت حضرت کے جسم شریف پر تھا وہ مجھے پہنایا اور فرمایا کہ فرزند یہ خلعت غوثیت اقطاب ہے اور اپنا لعاب دہن تین دفعہ میرے منہ میں ڈالا جسروز حضرت شیخ نے ارشاد فرمایا تھا قدمی ھذا علی رقبت کل ولی اللہ مامور امن اللہ تعالیٰ اُسی روز کا واقعہ ہے کہ حضرت شیخ کرسی وعظ پر تشریف فرما تھے اور ملائکہ مقربین سے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے خلعت جنت آپکو پہنوایا تھا اور تمام اولیا اللہ گذشتہ سے اور آئندہ باارواح حاضر کئے گئے تھے اور سب کے سامنے جنتی خلعت سے حضرت شیخ مشرف ہوئے تھے۔ کتاب البہجہ میں بالاسناد مذکور ہے کہ حضرت شیخ

سے سُنا گیا کہ حضرت رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ سے ارشاد فرمایا۔ یا بنی لاتتکلم قلت یا ابتاہ انا رجل عجمی کیف اتکلم علی فصحاء العرب ببغداد فقال صلی اللہ علیہ وسلم افتح فاک وتکلم علی الناس وادع الی سبیل ربک الخ یعنی اے فرزند تم کیوں گفتگو نہیں کرتے (یعنی وعظ) میں نے کہا حضرت میں عجمی شخص ہوں بغداد کے فصحاے عرب سے کس طرح گفتگو کروں حضرت رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اپنا مُنہ کھولو اور لوگوں سے گفتگو کرو۔ اور انہیں اپنے خداوند کی راہ پر بلاؤ۔ یہ واقعہ شیخ کے پہلے مجلس وعظ کا ہے چونکہ حضرت رسول صلی اللہ علیہ وسلم حبیب الٰہی تھے آپکا لعاب دہن حضرت شیخ کے دہن مبارک میں داخل ہونیکے بعد خداوند تعالیٰ آپکے مُنہ سے کلام سُننے کیطرف متوجہ ہوا اور فرمایا کہ یا عبدالقادر تکلم اسمع منک گفتگو کرو تاکہ میں تمہارا کلام سنوں حضرت کے حالات میں سے یہ بعض حالات ہیں جن سے معلوم ہو سکتا ہے کہ حضرت کو خود جناب رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے تربیت فرمائی تھی اور موہبت الٰہی حضرت کے شامل حال تھی کتاب البہجہ میں باسناد ذکر ہے کہ حضرت شیخ نے بعض مواہبات الٰہیہ کا ذکر فرمایا تو بعض شیوخ وقت نے کہا کہ آپ خدا تعالیٰ کے مکر سے نہیں ڈرتے تو آپ نے اپنا دست مبارک انہیں دکھایا جسمیں انہوں نے یہ لکھا دیکھا کہ (آپ خداوند تعالیٰ سے ستر وعدے لئے ہیں کہ آپکے ساتھ مکر نہ ہوگا) تب شیوخ مذکور نے کہا کہ اب کچھ فکر نہیں ہے یہ خداوند تعالیٰ کا فضل ہے جسے چاہے دے۔ بہرحال حضرت کی شان محبوبیت کا جو اقتضاء عام قبول ہے اُسکا تمام عالم میں اثر ظاہر ہے صرف اہل اسلام ہی کی حد تک آپکی عقیدت محدود نہیں ہے۔ نہ صرف ملک عرب کی حد تک بلکہ ہر مذہب و ملت کی کچھ نہ کچھ اشخاص ہر قطعہ عالم میں آپ پر فدا ہیں۔ اور صدق دل سے آپکے عقیدتمند ہیں۔ ملک ہندوستان کے تمامی ممالک میں جسقدر کثیر المذاہب مختلف الالسنہ اقوام آباد ہیں اُن میں سے کوئی قوم ایسی نہیں مل سکتی جس میں کچھ نہ کچھ آپکے عقیدتمند نہ ہوں آپ کی عالم مثال میں تشریف فرما ہونے کے بعد بھی آپکا فیضان علی حالہ بحال ہے آپکی اولاد میں سے ہمیشہ ایک صاحب صاحب سجادہ ہوتے ہیں اور ایک صاحب منتظم روضہ منورہ اور ہمیشہ اُن سے عقیدتمندوں کی حاجت روائی

ہوتی رہتی ہے۔ اہلِ ہند اکثر باقتضائے عقیدت زیارت روضۂ منورہ و شرف بیعت صاحب سجادہ حاصل کرنیکے لئے اور حاجتمند مختلف حاجات کی غرض سے بغداد شریف جایا کرتے ہیں چونکہ ہندوستان سے بغداد شریف بہت دور ہے اور نہایت طویل سفر ایسے اشخاص کو اختیار کرنا پڑتا ہے لیکن اہل ہند بیشتر عربی نہیں جانتے اُنہیں بغداد شریف جانے کے بعد یہ نہایت سخت دقت پیش آتی تھی کہ نہ وہ اپنا مطلب سمجھا سکتے تھے۔ نہ جو کچھ انہیں ہدایت ہوتی تھی اُسے سمجھ سکتے تھے پس جس زمانہ میں حضرت سید علی صاحب۔ صاحب سجادہ حضرت غوث الاعظم رضی اللہ عنہ تھے اہل ہند نے حضرت سے یہ شکایت کی جسپر حضرت نے بہ کمال ترحم پوری التفات فرمائی اور حضرت نے روضہ انور میں جا کر بعد مراقبہ جناب محترم حضرت غوث الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اہل ہند کی اس شکایت کو عرض کیا جسپر آپ کو یہ ارشاد ہوا کہ پیر سلیماں صاحب تمہارے فرزند کے ایک فرزند تولد ہونیوالے ہیں اُنکا نام سید مصطفیٰ ہوگا اسکا انتظام کردیا جائیگا کہ اُنسے اہل ہند مستفید ہوں چنانچہ حضرت سید مصطفیٰ شمس الدین صاحب جسروز تولد ہوئے اُسی روز ہندوستان سے ایک صاحب عبد الفتاح نامی بغداد شریف میں آموجود ہوئے اور حضرت سید علی صاحب کو خواب میں یہ ہدایت ہوئی کہ سید مصطفیٰ صاحب کو اُنکے حوالے کیا جائے تاکہ وہ ہندی زبان اچھی طرح سیکھ لیں حضرت نے صاحب موصوف کو بلوا کر سید مصطفیٰ صاحب کو اُنکی گود میں دیا اور وہ حضرت کی خدمتگزاری کرتے رہے۔ جب آپ بڑے ہوئے تو مولوی حیدر علی صاحب ہلوی بغداد شریف میں جا پہنچے۔ جو ہندوستان کے ایک مشہور عالم تھے۔ اور اُنہوں نے حضرت پیر مصطفیٰ صاحب کو (۷) سال تک علوم کی تعلیم دی اسکا نتیجہ یہ ہوا کہ حضرت بالکل اہل زبان کے مانند اُردو بولنے اور سمجھنے لگے۔ چونکہ یہ انتظام خود حضرت غوث الاعظم رضی اللہ عنہ کا تھا لہٰذا اہل ہند کی شکایت مذکور رفع ہوگئی حضرت کو (۱۷) سال کی عمر

میں حضرت کے دادا صاحب نے خلافت عطا کی اور آپ صاحب سجادہ ہوئے جسکے بعد سے اہل ہند کو اسکا پورا موقعہ ملا کہ وہ اپنا مافی الضمیر حضرت کو سمجھا سکتے تھے اور حضرت کا جو کچھ ارشاد ہوتا تھا اُسے بخوبی سمجھ سکتے تھے اسی وجہ سے حضرت سے بکثرت اہل ہند مستفید ہوئے۔ حضرت کے حالات اور حضرت کی کرامات بہت تفصیل طلب ہیں اور یہ مسلم امر ہے کہ حضرت کاملین اولیاء عظام میں سے تھے اپنی اختتام عمر سے قبل اپنے فرزند حضرت سید ابراہیم سیف الدین صاحب جیلانی کو خلافت عطا کر کے صاحب سجادہ کردیا جو درحقیقت فخر خاندان تسلیم کئے گئے ہیں۔ اور نوجوانی کی عمر میں عالم فانی سے عالم جاودانی میں رحلت فرمائی۔ گو حضرت پیر سید مصطفیٰ صاحب علیہ الرحمہ سے بہت اہل ہند مستفید ہوئے لیکن چونکہ جناب ممدوح عرب ہی میں تشریف فرما رہے۔ اہل ہند جو بغداد شریف جا سکے وہی آپ سے مشرف ہوئے لیکن حضرت غوث الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا فیض عام محدود نہیں ہوسکتا۔ اور اہل ہند پر حضرت کی یہ خاص عنایت تھی کہ حضرت نے اپنے جانشینوں کو ہندی زبان کی ایسی تعلیم دی جو اہل زبان کی مانند ہندی بولنے سمجھنے لگے۔ لہذا حضرت کے فیضان کا اقتضا یہ تھا کہ روز بروز اہل ہند زیادہ مستفید ہوں۔ اور حضرت کی توجہ سے پیر سید ابراہیم صاحب کو بھی اپنے والد ماجد کیطرح اُردو میں اہل زبان کی مانند مہارت حاصل ہوگئی اور بلحاظ اپنے مقاصد کے آپ میں اور آپکے والد ماجد میں کوئی تفاوت خیال کرنیکی وجہ نہیں رہی۔ گو حضرت کے والد ماجد علیہ الرحمہ کے سامنے ہی اہل ہند کا حضرت سے استفادہ شروع ہوگیا تھا جسمیں حضرت کے بعد روز افزوں ترقی ہوتی گئی تا آنکہ حضرت پیر ابراہیم صاحب کو سیاحت کیطرف مائل کردیا گیا۔ اور حضرت ہندوستان تشریف لائے اور عقیدتمندان اہل ہند کو نعمت غیر مترقبہ حاصل ہوگئی۔ اسلئے کہ بغداد شریف تک طول طویل سفر کی اگر تکلیف بھی برداشت کیجائے تو اُسکے لئے بھی کثیر مصارف درکار ہیں۔ اور اکثر عقیدتمندوں کو اسقدر مقدرت نہیں ہے کہ وہ مصارف کے متحمل ہوسکیں اسوجہ سے سوا متمول عقیدتمندوں کے اہل ہند کا

بغداد تک پہنچنا مشکل تھا حضرت کی ہندوستان میں تشریف لانیکی وجہ سے ہر عقیدتمندوں کو بلا دقت آپ سے فیض پانیکا بے وقت موقع ملگیا۔ اور حضرت پر ہر قوم اور ہر مذہب کے ممالک ہند کے باشندوں کا اسقدر ہجوم ہوا جس کی کوئی نظیر ہندوستان میں کسی ولی کے زمانہ کی نہیں مل سکتی۔ اور جس تحمل اور خوش اخلاقی کے ساتھ عقیدتمندوں کے مجمع کو حضرت نے فیضیاب فرمایا ہے اور جس احسانمندی اور خوشی کے ساتھ وہ آپسے رخصت ہوئے ہیں وہ سب کچھ حیرت خیز اور خداوند کریم کے عجیب مظاہر قدرت میں سے ہے جو مشکلات اور جو دقتیں مختلف خیالات مختلف اخلاق و عادات و اقوام و مذاہب کے اشخاص کے مجمعوں میں پیدا ہوتی ہیں اُنمیں خواہ کیساہی کوئی متحمل مدبر ہو اور خوش اخلاق اور مہذب شخص کیوں نہو اور کیساہی کچھ عمدہ سلوک کیوں نہ کرے اُس سے سب کا خوش جانا تقریباً ناممکن ہی علیٰ ہذا اسقدر اشخاص کے اعمال و حرکات و فرمائشات کا متحمل ہونا بھی کوئی سہل امر نہیں ہے لہذا حضرت پیر ابراہیم صاحب کا تحمل۔ اور اُن کی بردباری اُنکا اعلیٰ درجہ کا اخلاق اور اُن کی فہم و فراست اور خوش تدبیری بطور خاص نہایت ہی قابل تعریف ہے اور اُنکے مجموعی حالات اسطرف خیال رجوع کرتے ہیں کہ وہ یقیناً کوئی ایسے غیر معمولی شخص ہیں جنکے ساتھ کوئی اعلیٰ درجہ کی روحانی قوت موجود ہے جو ہر طرح اُنکی معاون ہے۔ اور تمامی حالات میں اُنکے محافظ اور معین ہے۔ آپ از حد خلیق اور فیاض اور رحمدل اور نہایت مہذب ذی علم اور محتاط شخص ہیں اور آپکا حکیمانہ طریقہ عمل ہے اور ہمدردی انبیائی آپ میں از حد بڑھی ہوئی ہے۔ ابتدا میں جو کچھ بیان کیا جا چکا ہے اُس سے ظاہر ہے کہ حضرت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت کیوجہ حضرت کی محبوبیت تھی وہی وجہ حضرت غوث الاعظم رضی اللہ عنہ کی عظمت کی تھی اس لئے حضرت جناب رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے محبوب تھے

حالات مذکرہ سے ظاہر ہے کہ حضرت پیر مصطفٰے صاحب حضرت غوث الاعظم رضی اللہ عنہ کے محبوب تھے اور حضرت پیر ابراہیم صاحب حضرت پیر مصطفٰے صاحب کے محبوب ہیں۔ اور مسلمہ محبوب کے محبوب ہیں جسطرح محبوبیت نمایاں تھی اُسیطرح ہر محبوب کے محبوب میں محبوبیت نمایاں ہونی چاہیئے یہی وجہ ہے کہ حضرت پیر ابراہیم صاحب میں محبوبیت نمایاں ہے اور یہ سب محبوبیت کا جلوہ ہے جو حضرت پر تمامی خلایق کا ہجوم ہے۔ اسوقت تک تقریباً ہندوستان کے باشندوں میں قریب قریب نصف کے حضرت سے مشرف ہو چکے ہیں اور ہر وقت ہر قوم و مذہب کے لوگ جوق جوق حضرت کی خدمت میں آرہے ہیں اور مشرف ہو رہے ہیں اور یقین ہے کہ حضرت کے تشریف لیجانے تک غالباً بجز سخت بدنصیبوں کے اہل ہند سے کوئی ایسا باقی نہ رہے گا جو حضرت سے مشرف نہ ہو گو جب سے حضرت ہندوستانمیں تشریف فرما ہوئے ہیں لوگوں نے حضرت کے محامد میں مختلف نظمیں اور مختلف قصاید لکھے ہیں جن سبکا کسی ایک شخص کو بہم پہونچنا دشوار ہے چونکہ میں اسی خاندان کا خادم ہوں اور جو مکارم میرے حال پر حضرت کے ہیں اوسکا بھی یہی مقتضا ہے کہ جو کچھ مجھے حضرت کے محامد میں ہیں انھیں یکجا جمع کروں لہذا جو کچھ مجھے ہمدست ہوا ہے اُسے میں اسکے ساتھ سابقین کے سامنے پیش کرتا ہوں تاکہ اس سے عقیدتمندوں کو معلوم ہو کہ لوگوں کے کیا خیالات ہیں اور حضرت کی شان محبوبیت نے کیا اثر پیدا کیا ہے۔

[redacted]

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حمد

کوئی ہمسر ہے نہ ثانی ہے خدایا تیرا
سب بشر جن و ملک پڑھتے ہیں کلمہ تیرا

کیوں نہ یکتائی ہو زیبا تجھے اے بارے خدا
ہر شجر برگ حجر بحر میں جلوہ تیرا

مختلف شکلوں میں ظاہر ہے خدائی تیری
تو ہی ماہر تو ہی رہبر تو ہی شیدا تیرا

شبِ معراج محمد کو بلا کر تو نے
واہ کس لطف سے دیدار دکھایا تیرا

اے خداوند تیرے مجھ پہ بہت ہیں احساں
کیا مرا منہ ہے کروں شکر خدایا تیرا

میں گنہگار جو ہوں تو ہے رحیم اور غفور
کیوں نہ ہو دل کو بھروسہ مرے آقا تیرا

لطف سے اپنے نہ محروم حیا کو رکھنا
کرمِ عام تو شیوہ ہے خدایا تیرا

نعت

ہی نور محمد نور خدا ماشاء اللہ سبحان اللہ
وہ مظہر حق ہے صل علیٰ ماشاء اللہ سبحان اللہ

پیدا ہوئے جسدم احمد بت ہو گئے اوندھے سارے
شیطان بھی چھپکر بھاگ گیا ماشاء اللہ سبحان اللہ

پروانہ شمع روئے نبی صدیق عمر عثمان علی
چاروں نے دل و جان کی ہی فدا ماشاء اللہ سبحان اللہ

حسنین کو غافل تھی کیسی سر بھی کٹایا پیاسے رہے
دوزخ سے دیا ہی ہمکو چھڑا ماشاء اللہ سبحان اللہ

میں جبکہ پکاری مشکل میں یا غوث مرے یا غوث مرے
لبیک کی دی حضرت نے صدا ماشاء اللہ سبحان اللہ

کعبہ کو گئی نہ مدینہ گئی مرشد تو مجھے گھر بیٹھے ملا
خالق نے یہ دولت کی ہی عطا ماشاء اللہ سبحان اللہ

کیا خوب لکھی ہی تو نے حیا یہ نعت نبی باصدق و صفا
ہر شعر ترا مقبول ہوا ماشاء اللہ سبحان اللہ

وہ شاہ رسل ہے میرا پیمبر صل اللہ علیہ وسلم
معشوق خدا ہی وہ دلبر صل اللہ علیہ وسلم

معراج کی شب بن ٹھن کے گیا تہا فرش فلک پہ صل علیٰ
مشتاق لقا تھا خالق اکبر صل اللہ علیہ وسلم

آدم عیسیٰ موسیٰ نبی یہ سب نے خدا سے کی ہے دعا
مشکل میں انہیں کا نام ہو لب پر صل اللہ علیہ وسلم

کیوں پیاسی رہیگی حشر میں امت مژدہ ہو ہر اک مومن کو
ہی شافع محشر ساقی کوثر صل اللہ علیہ وسلم

میں ہند میں کبتک زار رہوں دلخستہ غمی ناچار رہوں
کب اوج پہ ہوگا میرا مقدر صل اللہ علیہ وسلم

ہی مجکو کسی سے کام ہی کیا کہتی ہوں نبی او پیر سے اپنے
مفلس ہوں بہت کر دیجیے تونگر صل اللہ علیہ وسلم

دم جبکہ مرا آخر ہو کلمہ ہی ترا لب پر ہو
دکھلادے حیا کو چہرہ انور صل اللہ علیہ وسلم

عجب چیز صلے علیٰ ہے درود
مرا ورد صبح مسا ہے درود

ملائک سبھی ساتھ لے کر خدا
محمدؐ پہ خود بھیجتا ہے درود

یہ افضل عبادت ہے اے دوستوں
عجب طاعتِ بیریا ہے درود

خدا نے بڑی ہمکو نعمت یہ دی
کہ مشکل میں حاجت روا ہی درود

جو دل سے پڑھے اسکو ہوے شفا
مرض کیلئے کیمیا ہے درود

وہ رہِ راست پائے پڑھے جو اِسے
کہ گمراہوں کا رہنما ہے درود

پیمبر بہت اس سے ہوتے ہیں خوش
جو دل سے کوئی بھیجتا ہے درود

سبھی عرش کرسی و لوح و قلم
ہر اک جا پہ لکھا ہوا ہے درود

ملائے گا بیشک مجھے پیر سے
حیا کیا ذریعہ ملا ہے درود

بیاں کوئی کرے کیا عظمت شوکت محمدؐ کی
خدا بھی خود ہوا شیدا وہ ہے صورت محمدؐ کی

ازل سے ہوں میں شیدا او فدا بیکل ہوں مضطر ہوں
دکھا دے یا الٰہی خواب میں صورت محمدؐ کی

نہ جنت کی ہی کچھ پروا نہ دوزخ کا مجھے ڈر ہی
مرے دل میں سمائی ہی فقط الفت محمدؐ کی

شب معراج حضرت سے یہ رضواں عرض کرتا تھا
رہیگی پہلے سب سے خلد میں امت محمدؐ کی

گنہ گارانِ امت کی شفاعت کا لیا ذمہ
بھروسہ ہے محمدؐ کا مجھے ہمت محمدؐ کی

جناب پیر ابراہیم ہی ہیں ہم قدم جد کے
رکھیں ان سے محبت سب یہ ہی عظمت محمدؐ کی

حیا کیا ملگیا اچھا وسیلہ نعتِ احمد کا
دلائے گی تجھے خلد بریں مدحت محمدؐ کی

رسولوں کا سرور ہمارا نبی ہے
خدائی کا مظہر ہمارا نبی ہے

ازل سے نبی جتنے دنیا میں گذرے
کہا سب نے رہبر ہمارا نبی ہے

کیا رازِ مخفی کو ہر اک پہ ظاہر
خدا کا پیمبر ہمارا نبی ہے

صفائی ہو دل کی جو پڑھیے درود
وہ ذاتِ مطہر ہمارا نبی ہے

رہے گا نہ پیاسا کوئی امتی بھی
جو ساقیِ کوثر ہمارا نبی ہے

مجھے کچھ جو پوچھیں گے منکر نکیر
کہوں گی پیمبر ہمارا نبی ہے

دعا اپنی یا رب ہے دیکھیں مدینہ
کہ مقبول داور ہمارا نبی ہے

بھروسہ اِدہر اپنے مرشد کا ہمکو
اُدھر اپنا رہبر ہمارا نبی ہے

حیا ہمکو کیا خوف روزِ جزا کا
کہ حامیِ محشر ہمارا نبی ہے

مرحبا مرحبا رسولِ خدا
جندا جندا رسولِ خدا

نورِ احمد سے ہے جہاں روشن
مظہرِ کبریا رسولِ خدا

آپ کے وصف میں کلام اللہ
حق نے نازل کیا رسولِ خدا

مومنو کو ہے یہ درود شریف
دافع ہر بلا رسولِ خدا

شق قمر کرنیکا اک ادنیٰ ہے
آپ کا معجزہ رسولِ خدا

شکر ہے ساری اُمتوں سے خدا
ہم کو افضل کیا رسولِ خدا

زلف کی آپکے صفت واللیل
رُخ کی ہے والضحیٰ رسولِ خدا

آپ کی آل سے ہلا مرشد
فخر ہے یہ بڑا رسولِ خدا

خیر سے خاتمہ حیا کا ہو
ہے میری یہ دعا رسولِ خدا

اُٹھوں گی کہہ کر بروزِ محشر محمدی ہوں محمدی ہوں

یہ کہتی جاؤں گی پیش داور محمدی ہوں محمدی ہوں
نہ فکرِ پرسش نہ فکرِ میزاں نہ فکرِ دوزخ نہ فکرِ جنت
نبی کا کلمہ ہے کندہ دل پر محمدی ہوں محمدی ہوں
ہے شوق کعبہ ہے شوق یثرب نہیں ہے اب چین دلکو میرے
صبا تو لے چل مجھے اُڑا کر محمدی ہوں محمدی ہوں
گناہ میں نے کئے ہیں کیسے شفیع اُمت ہی کے بھروسے
مٹا دے یارب عصیاں کا دفتر محمدی ہوں محمدی ہوں
مٹا دے ہستی مری خدایا نہ باقی رکھ کچھ سوا محمدؐ
نبی میں اپنے مجھے فنا کر محمدی ہوں محمدی ہوں
نہیں ہے خوف خطر عدو کا کہ آلِ حضرت نبی کی ہوئیں
مجھے ستانا ذرا سمجھ کر محمدی ہوں محمدی ہوں
مرا تو مشکلکشا ہے مرشد مرا تو حاجت روا ہے مرشد
حیا کی بگڑی بنا دے رہبر محمدی ہوں محمدی ہوں

محمد مجھے کیوں بُلاتے نہیں
مزارِ مقدس دکھاتے نہیں

تمنا میں کبتک میں روتی رہوں
کرم کرکے مجھکو ہنساتے نہیں

کبھی خواب میں بھی تو یا مصطفےٰ
مجھے روئے انور دکھاتے نہیں

وہانکی زمیں رشکِ فردوس ہے
بہار مدینہ دکھاتے نہیں

شفیع الامم آبِ رحمت سے آپ
مرے داغِ عصیاں دُھلاتے نہیں

مزا زیست کا کچھ ملے بعدِ مرگ
حضوری میں اپنے بُلاتے نہیں

عنایت سے اپنی شہنشاہِ دیں　　مرے کام بگڑے بناتے نہیں
جو ہے سلسلہ پیر کا آپ سے　　مجھے پیر سے کچھ دلاتے نہیں

۴
حیا رات دن کہہ رہی ہے یہی
نبی کیوں خدا را بلاتے نہیں

ہند میں اب تو بہت جی مرا گھبراتا ہے　　کب عرب مجھکو خدا دیکھئے پہونچاتا ہے
یا محمدؐ مجھے طیبہ میں بلا لو جلدی　　یا نکا گلزار تو اب خار نظر آتا ہے
دل میں آتا ہے کروں چاک گریباں اپنا　　ذکر جب احمدِ مختار کا آجاتا ہے
اپنی محرومی پہ روتی ہوں میں یا شاہِ امم　　قافلہ کوئی جو یثرب کیطرف جاتا ہے
سو رہی ہے مری تقدیر الٰہی کیسی　　رات دن ہجرِ نبی شوق میں تڑپاتا ہے
زیب سر تاج شفاعت ہے بروز محشر　　واہ کیا شان سے سرور مرا اب آتا ہے

۴
گر حیا پیر ترا چاہے تو کیا ہے مشکل
مدعا وہ تو ہر اک شخص کا بر لاتا ہے

مجھکو مدینہ بلا احمدؐا　　گنبدِ خضرا دکھا احمدؐا
یاد میں روز رات ہوں یا مصطفےٰ　　دل ہے پریشان مرا احمدؐا
حق نے تسلی کیلئے اپنے پاس　　رکھ لیا سایہ تیرا احمدؐا
حکم خدا تھا شب معراج میں　　عرش پہ نعلین سے آ احمدؐا
جتنے نبی گذرے ہیں ہر ایک نے　　آپ کی کی اقتدا احمدؐا
میرے گناہوں کا مجھے خوف کیا　　تم ہو شفیع الورا احمدؐا
مجھ سے نکیرین جو پوچھیں گے کچھ　　لب پر میرے آئے گا احمدؐا

حج کا شرف پیر کو میرے بھی آپ | لطف سے کیجئے عطا احمدا

جلد حیاؔ کو بھی بلا لیجئے | معجزہ اپنا دکھا احمدا

یارب ہو میسر مجھے دیدار مدینہ | سب کہنے لگیں یہ بھی ہے زوارِ مدینہ

مضطر ہوں بہت ہجر میں بیتاب ہوں اللہ | روضہ پہ بلا لو مجھے سردار مدینہ

آتے ہیں زیارت کو بشر جن و ملک بھی | ہوتے ہیں سبھی حاضر دربارِ مدینہ

ارشاد نبی ہے جسے ہو مجھ سے محبت | مومن ہے وہی جو ہے طلبگار مدینہ

کیوں ہوگا مجھے خوف و خطر حشر کے دن کا | ہے مالکِ کونین جو مختارِ مدینہ

آجائے کبھی شہر مدینہ جو نظر میں | ہو جاؤں گی دل سے میں تو بلہار مدینہ

بر آتے ہیں حاجات جو کہتی ہوں محمد | مشکل میں مددگار ہے غمخوار مدینہ

الطاف سے حضرت کے ملا مرشدِ کامل | ہے مہربان مجھ پہ مرا سرکار مدینہ

دن رات حیاؔ کی ہے دعا سرورِ عالم | ہو جائے میسر مجھے دیدار مدینہ

مرے احمد ذرا یثرب میں اپنی مجھکو بلوانا | کھلجائے دلی حسرت کرم سے یاد فرمانا

نہیں ہے ضبط کرنیکا مجھے یارانہ دلکو چین | میں صدقہ ہوں دل و جان سے جمال پاک دکھلانا

صبا تیرا گذر جب ہو مدینہ میں تو حضرت سے | نہیں تاب اب جدائی کی ذرا پیغام پہنچانا

دیا تمغہ شفاعت کا ملے جب عاشق و معشوق | بہانا تھا شب معراج سے امت کا بخشانا

یہی ہے آرزو میری یہی ہے التجا رب سے | تمنا ہے دلی میری مدینہ ہی میں دفنانا

فضائل غوث اعظم کے عیاں ہیں پیر میں میرے | جسے ہو آنکھ تو دیکھے وہ جانے جسنے پہچانا

شفیع المذنبین پلہ یہ ہیں تیرے حیا ڈر کیا
سیاہی نامۂ اعمال کی کوثر سے دُہلوانا

خداوندا دکھا دے مجکو بطحا کیسی بستی ہے
جہاں پر ہر جگہ شام و سحر رحمت برستی ہے

ذرا چہرہ دکھا دو میرے احمد میں تصدق ہوں
میری آنکھیں ہیں نادیدہ طبیعت بہی ترستی ہے

زبان خالق کی لائیگا کہاں سے بندۂ خاکی
جو لکھے نعت پیغمبر بہلا یہ کس کی ہستی ہے

رہو تم یاد میں حق کے فنا ہو کر بقا ہے یہ
پڑے سوتے ہو غفلتمیں کیسی فاقہ مستی ہے

مجھے محفوظ رکھ یارب غرور و نفس و شیطان سے
جو سر اونچا ہوا ذلت ہے اُسکو اور پستی ہے

نہیں ہے فرق احمد میں احد میں پیر میں کچھ بھی
اطاعت پیر و مرشد کی یہ عین حق پرستی ہے

حیا کی آرزو بر لا تو قادر ہے تو مالک ہے
ترحم کر دکھا مولا مدینہ کیسی بستی ہے

ہند سے سوے مدینہ مجھے جانا ہی ضرور
نعت سرکار کی پڑھ پڑھکے سنانا ہے ضرور

دلمیں ارمان بھرے ہیں کہ مدینہ دیکھوں
لیکن اے ختم رسل تیرا بلانا ہے ضرور

وہ ہے کس کام کا دل جسمیں نہو شوقِ نبی
ہمکو دل عشقِ محمد میں جلانا ہے ضرور

رحمت اللہ کی ہوتی ہے جہاں ہو مولود
بزم میلاد نبی گھر میں کرانا ہے ضرور

سوتے غفلتمیں پڑے ہی نہیں کچھ خوف خدا
خواب غفلت سے نبی ہمکو جگانا ہے ضرور

یا نبی جوش میں آجائے تیرا بحرِ کرم
داغ عصیاں مرے دامن سے مٹانا ہی ضرور

دشمنوں سے مجھے اندیشہ ہے یا شاہ امم
مکر و شر سے مجھے اُن سب کے بچانا ہے ضرور

مرے مرشد میں ہوں صدقہ یہ تمنا بر لا
مجکو دیدار پیمبر کا دکھانا ہے ضرور

جب سوا نیزہ پہ یہ خورشید قیامت ہو نبی
اپنے دامن میں حیا کو بھی چھپانا ہے ضرور

مرا دل ہے شیدا رسولِ خدا کا
پڑھوں کیوں نہ کلمہ رسولِ خدا کا

الٰہی مرے چشمِ مشتاق کو بھی
نظر آئے روضہ رسولِ خدا کا

نہ چین آئیگا اُسکو بے خاکِ یثرب
جسے عشق ہوگا رسولِ خدا کا

احد اور احمد میں ہے فرق لیکن
کھلا راز کس پر رسولِ خدا کا

کہیں افضل الانبیا کیوں نہ اُنکو
کہ رتبہ ہے اعلیٰ رسولِ خدا کا

گذر دشتِ محشر میں ہو یوں ہمارا
رہے لب پہ نعرہ رسولِ خدا کا

حیا کیوں نہ بیعت پہ ہو فخر اُنکے
کہ پایا نواسا رسولِ خدا کا

تو دکھا دے مجھے دیدار مدینہ والے
میں ہوں دل سے ترے بلہار مدینہ والے

نہ تو زر ہے نہ تو پر ہے نہ توشہ مجھے کوئی
دوست احباب ہیں بیکار مدینہ والے

نظر آجائے اگر گنبدِ خضرا مجھ کو
صدقہ ہو جاؤں گی سو بار مدینہ والے

عاصیوں کو تری رحمت کا بھروسہ ہے بڑا
تو شفاعت کا ہے مختار مدینہ والے

دردِ غم سے ہوں پریشاں مری بگڑی کو بنا
مرے حامی مرے غمخوار مدینہ والے

ہر اک آفت سے بلا سے مرے مرشد کو بچا
تو ہے حافظ مرے سرکار مدینہ والے

اب حیا کو تو بلالے میرے مولا جلدی
زندگی سے ہے وہ بیزار مدینہ والے

سرورِ عالم مجھے بلوائیے
لطف سے اپنے کرم فرمائیے

میں رہوں کبتک دکن میں بیقرار
روضۂ انور مجھے دکھلائیے

نام کی حاجی ہوں میں حاجی بنوں
یہ شرف مجکو عطا فرمائیے

میں مروں جا کر مدینہ میں نبیؐ
یہ تمنائے دلی بر لائیے

جب عمل میرے تلیں میزان میں
خود شفیع المذنبین تلوائیے

عابدہ اور زاہدہ میں تو نہیں
عاشقوں میں اپنے ہی کہلائیے

منزلِ عرفاں میں ہوں گم کردہ راہ
راستہ سیدھا مجھے بتلائیے

المدد اے غمزدوں کے کارساز
دور میرا دردِ غم کر جائیے

میرے مرشد کو بھی یا شاہِ امم
خیر سے بغداد میں پہنچائیے

تو چلی آ سوئے بطحیٰ اے حیا
مجکو شہ فرمان یہ بھجوائیے

کی ہے پیمبر میرا عالی نسبی ہے
صد شکر خدا پیر بھی میرا عربی ہے

طاقت نہ زباں میں نہ دہن میں نہ قلم میں
نعتِ نبوی جو میں کروں بوالعجبی ہے

نفسی ہی پکارینگے قیامت میں نبی سب
ہاں شافعِ محشر تو ہمارا ہی نبی ہے

بہتر ہے اگر دردِ محبت نہ ہو اچھا
عشاق کو کب حسرتِ درماں طلبی ہے

رہے ہی تمنا ہے مجھے مرشد میں فنا کر
پھر کیا ہے خدا میرا ہی اور میرا نبی ہے

جو پیر کا منکر ہے وہ منکر ہے نبی کا
مردود ہے وہ اُس سے تو ناراض نبی ہے

کیا خوف حیا مجکو جہاں میں ہو کسی کا
پلہ یہ ترے ہاشمی و مطلبی ہے

روئے انور دکھا مصطفےٰ مصطفےٰ
اب برائے خدا مصطفےٰ مصطفےٰ

مجکو بلواتے ہیں اور نہ خود آتے ہیں
کیوں ہو مجھسے خفا مصطفےٰ مصطفےٰ

ہم کے ہو نہیں قابلِ نظر کیجیے
رحمتِ کبریا مصطفےٰ مصطفےٰ

آپ شمس الضحیٰ آپ بدر الدجیٰ — آپ نورِ خدا مصطفیٰ مصطفیٰ
آپ شاہِ عرب آپ شاہِ عجم — مالکِ دوسرا مصطفیٰ مصطفیٰ
کیا ہی پیارا ہے نام آپ کا بخدا — نام میں ہے مزا مصطفیٰ مصطفیٰ
قبر میں حشر میں میں پکاروں گی یہ — مصطفیٰ مصطفیٰ مصطفیٰ مصطفیٰ
بے سہاروں کے ہیں آپ مشکلکشا — آپ حاجت روا مصطفیٰ مصطفیٰ
بخشوا لو مجھے میں گنہ گار ہوں — کر رہی ہوں خطا مصطفیٰ مصطفیٰ
شکر خالق طفیل آپ کے مجھ کو اب — پیر کامل ملا مصطفیٰ مصطفیٰ

جبکہ پرسش حیا سے کریگا خدا
آپ لینا بچا مصطفیٰ مصطفیٰ

احمدِ مجتبیٰ کا صندل ہے — آج اُس رہنما کا صندل ہے
آج شمس الضحیٰ کا صندل ہے — آج بدر الدجیٰ کا صندل ہے
خود بنا کر خدا ہوا شیدا — اُس حبیبِ خدا کا صندل ہے
اولیا انبیا جہاں تک ہیں — اُنکے ہی پیشوا کا صندل ہے
فرش سے عرش تک ہے دھوم یہی — آج خیر الوریٰ کا صندل ہے
حور غلماں ملک بھی ہیں حاضر — مالکِ دوسرا کا صندل ہے
نور سے ہو گیا جہاں روشن — آج نور الہدیٰ کا صندل ہے
مومنو دل سے ہو یہاں حاضر — یہ شہِ انبیا کا صندل ہے
جو دعا مانگیے تو ہو گی قبول — یہ مجیب الدعا کا صندل ہے
آپ کے بعد پھر نہ ہوگا نبی — خاتم الانبیا کا صندل ہے

شق قمر ہو گیا اشارے سے
اُسی معجز نما کا صندل ہے

ہم کو بخشائیں گے خدا سے نبی
یہ شفیع الوریٰ کا صندل ہے

سب کو لیکر چلیں گے جنت میں
آج بحر سخا کا صندل ہے

میری مشکل نہ ہو گی کیوں آسان
میرے مشکلکشا کا صندل ہے

دست بستہ درود پڑھ تو حیا
حضرتِ مصطفےٰ کا صندل ہے

مدح خلفائے راشدین

تھے چاروں نبی پر دل سے فدا صدیقؓ و عمرؓ عثمانؓ علیؓ
کچھ شک نہیں تھے خاصانِ خدا صدیقؓ و عمرؓ عثمانؓ علیؓ

ہر اک میں خوبی دی تھی اللہ نے کیسی کیسی
تھے مخزن جود و حلم و حیا صدیقؓ و عمرؓ عثمانؓ علیؓ

میں کیا ہوں زباں کیا ہے میری جو مدح کرے تم جیسوں کی
واصف ہے تمہارا جبکہ خدا صدیقؓ و عمرؓ عثمانؓ علیؓ

میں عاجز عاصی بیکس ہوں عصیاں سے بھرا دفتر ہے
کر دیجیے مٹا کر اُسکو صفا صدیقؓ و عمرؓ عثمانؓ علیؓ

میں ہند میں تڑپوں کب تک دکھلا دو مدینہ مجکو بھی
جنت سے ہے بڑھکر جسکی فضا صدیقؓ و عمرؓ عثمانؓ علیؓ

تم سا نہوا اب تک کوئی ہوگا نہ کوئی تسا بے شک

راضی تھے نبیؐ راضی تھا خدا صدیقؓ و عمرؓ عثمانؓ علیؓ

معراج میں بھی حضرت نے نام ان کے لکھے دیکھے ہیں
تھا عرشِ معلیٰ پہ ہر جا صدیقؓ و عمرؓ عثمانؓ علیؓ

اصحاب کی الفت ایمان ہے جو بغض رکھے ہے مردود
میں آپ پہ دل سے جان سے فدا صدیقؓ و عمرؓ عثمانؓ علیؓ

مرشد کی عنایت سے میرے محشر میں حیاؔ بن جائینگے
رہبر ہادی رہنما صدیقؓ و عمرؓ عثمانؓ علیؓ

مدح حسنین علیہ السلام

ہیں سبط پیمبر حسین و حسن
جگر بند حیدر حسین و حسن

ہیں زہرا کے دلبر حسین و حسن
ہمارے ہیں سرور حسین و حسن

ہوئے دونوں امت کی خاطر شہید
یہی تھا مقدر حسین و حسن

نہیں تشنگیٔ قیامت کا ڈر
پلائیں گے کوثر حسین و حسن

تمہاری زیارت ہو حاصل مجھے
مرا دل ہے مضطر حسین و حسن

مجھے بخشوانا قیامت کے دن
محمدؐ سے کہہ کر حسین و حسن

پریشاں ہیں امتی ان دنوں
کرو لطف ہم پر حسین و حسن

مجھے کچھ تو مرشد سے دلوایئے
میں صدقہ ہوں تم پر حسین و حسن

ستائیں گے دشمن حیاؔ گر تجھے
خبر لیں گے آکر حسین و حسن

مناجات

خداوندا کرم فرما تو برسا آب باران کو
ترے صدقے مرے مولا تو برسا آب باراں کو

تصدق سے محمدؐ کے وسیلہ سے محمدؐ کے
طفیل فاطمہ زہراؓ تو برسا آب باراں کو

ابوبکرؓ و عمرؓ عثماںؓ حیدرؓ کے تصدق سے
خلایق پر کرم فرما تو برسا آب باراں کو

نبی کے دو نواسے ہیں جو سرور سب شہیدنکے
طفیل انکا خداوندا تو برسا آب باراں کو

طفیل غوث اعظم جسنے مردوں کو کیا زندہ
زمیں مردہ ہے کر زندہ تو برسا آب بارانکو

ہی میکائیل کو فرصت تو عزرائیل کو عجلت
ستم ہمپر ہوا کیسا تو برسا آب باراں کو

نہیں فاقہ کشی کی اب کسی میں تاب طاقت ہے
تو رازق ہے میرے آقا تو برسا آب باراں کو

جو عاصی ہیں تیرے بندہ تری رحمت پہ نازاں ہیں
خطائیں عفو سب فرما تو برسا آب باراں کو

حیاؔ کی سن دعا یارب طفیل پیر ابراہیم
کرم کر اب خدا تیرا تو برسا آب باراں کو

در مدح حضرت غوث الاعظم رضی اللہ عنہ

ہر ایک کے لب پہ نام ہے پیرونکے پیر کا
کیا شان احترام ہے پیروں کے پیر کا

محبوب حق سے کسکو ہو دعویٰ ہمسری
عرش بریں مقام ہے پیروں کے پیر کا

حضرت کا وصف کس سے بیاں ہوسکے بھلا
جد سرورا نام ہے پیروں کے پیر کا

جسنے پیا وہ بادۂ وحدت سے مست ہے
کیسے مزے کا جام ہے پیروں کے پیر کا

جو بت پرست تھے وہ بنے ہیں خدا پرست
یہ فیض خاص عام ہے پیروں کے پیر کا

ہے مجبوری سے دور میرے پیر کا مرید
کیا خوب انتظام ہے پیروں کے پیر کا

بنجائے کیوں نہ کام قیامت میں اے حیاؔ
محشر میں اہتمام ہے پیروں کے پیر کا

رتبہ ہے اعلیٰ غوث الورا کا
جگ میں اُجالا غوث الورا کا

ساتوں فلک پر عرش بریں پر
تذکرہ ہر جا غوث الورا کا

خود ہی بنا کر صورت کو خالق
ہو گیا شیدا غوث الورا کا

کتنے ہی کافر ہو گئے مومن
کیا دبدبہ تھا غوث الورا کا

دوش پہ سب نے قدم مبارک
دل سے قبولا غوث الورا کا

جسکو ہو الفت غوث الورا سے
ہے وہی پیارا غوث الورا کا

ہوگا ٹھکانا اُس کا جہنم
دشمن جو ہوگا غوث الورا کا

روز قیامت میں کافی ہے ہمکو
جھنڈے کا سایا غوث الورا کا

ارمان میرے دلمیں ہے یارب
دکھلا دے روضہ غوث الورا کا

دُنیا و دیں کی سب آفتوں میں
بس ہے وسیلہ غوث الورا کا

کیا ڈر حیاؔ کو منکر نکیر اب
مرشد ہے پوتا غوث الورا کا

در منقبت حضرت خواجہ معین الدین اجمیری رح

عجب دربار ہے خواجہ معین الدین چشتی کا
جسے دیکھو ہے مستانا معین الدین چشتی کا

رسول اللہ نے انکو کیا ہے ہند کا والی
جہاں میں ہو گیا سکہ معین الدین چشتی کا

ٹایا کفر کو آکر کیا روشن جہان سارا
شجاعت کا بجا ڈنکا معین الدین چشتی کا

ہلک ہے فیض باطن کی عیاں درگاہِ انور سے
عجب ہے جلوہ گر روضہ معین الدین چشتی کا

راست کا ولایت کا مروت کا سخاوت کا
ہدایت کا ہوا شہرہ معین الدین چشتی کا

دیا ہے بانجھ کو بچہ اور اندھا بھی ہوا بینا
کرامت کا ہوا چرچا معین الدین چشتی کا

ہر اک شاہ گدا آکر طواف روضہ کا کرتا ہے
ہمارا قبلہ ہے روضہ معین الدین چشتی کا

عطا سے آپکے خواجہ ملا مرشد سبھی کامل
نہ کیوں ہو دل میرا شیدا معین الدین چشتی کا

حیا کی عرض ہے یارب دکھا اجمیر پھر جلدی
کہ دل بیتاب ہے میرا معین الدین چشتی کا

قصیدہ درشان بزرگان دین اورنگ آباد

شہ نظام الدین ہیں ملک دکن کے بادشا
خلق کے حاجت روا ہیں اور مشکلکشا

ہے کرامت حضرت شاہ نور حموی کی عیاں
ہے تصرف آپکا جو بھاگ جاتی ہے وبا

اور بابا شاہ مسافر کا ہے تکیہ پُر فضا
فیض جاری ہے چلے آتے ہیں سب شاہ و گدا

رابعہ بی بی کا روضہ ہے عجب ہی خوشنما
دیکھکر سب مقبرہ کو کہتے ہیں صد مرحبا

شاہ حیدر کا بھی تکیہ مرجع مخلوق ہے
ہے وہاں موئے مبارک نقش پائے مصطفےٰ

شاہ علی نہری کا تکیہ منبع فیضاں ہے
نہر جنکے فیض سے جاری ہے ہر سو جا بجا

بولے قمرالدین جدی جب نبی کے روضہ پر
یا ولد کی تربت اطہر سے آئی ہے ندا

شاہ نورالاتقیا ہیں معدن جود و سخا
کی سخاوت مثل حاتم جسنے جو مانگا دیا

حضرت شاہ غریب عالم بھی اک بیمثل ہیں
ہوتے ہیں حاجات خلق اللہ سب اُن سے روا

حضرت گجراتی صاحب کے تصرف ہیں عیاں
جو درد الایا آیا ہوگئی حاجت روا

اور فخر الاولیا کی ہے منور خانقاہ
ہے کرامت انکی بیحد تھے وہ ہادی پیشوا

حضرت قادر ولی بھی تو ہیں پوتے غوث کے
عقدہ بر آئیں نہ کیوں انسے اگر مانگے دعا

روضۂ نور الہدیٰ صاحب عجب پُر نور ہے
واصل رب ہیں یہ بیشک اور محبوب خدا

اور بھی جو اولیا ہیں سب ہیں بیشک کاملین
طول ہوجائے قصیدہ گر لکھوں سبکی ثنا

التجا یہ ہے حیا کی مالک ہر دوسرا
اولیا کے واسطے کر شیخ ہیں مجھکو فنا

قصیدہ در شان بزرگان دین خلد آباد شریف

حضرت برہان الدین ہیں معدن جود و سخا
التجا کی جس نے اُنسے ہوگئی حاجت روا

نیز خاصان خدا سے خواجہ زین الدین ہیں
جنکی ہے ادنیٰ توجہ موجب فضل خدا

منتجب الدین ہیں ملقب زرزری بخش سے
زر کے جوڑے حق تعالیٰ اُنکو کرتا تھا عطا

حضرت گنج رواں کی ہے کرامت بیشمار
جس نے پھل کھایا یہاں کا باثمر وہ ہوگیا

عارف اللہ خاکسار ایسے فنا فی اللہ تھے
دفن بے غسل و کفن جنکو خلایق نے کیا

راجو نا صاحب کے گنبد پہ ہے ایسا کچھ جلال
جو اڑا طائر کلس پر سے وہ دو ٹکڑے ہوا

پیشوائے عارفاں ہے حضرت خواجہ حسین
ہیں کرامت انکی صدہا یہ ہیں مقبول خدا

اور در میر حسن صاحب پہ جو جائے شکر
ہو صفائی قلب حاصل علم ہو اُسکو عطا

آئی تھی دلّی سے چودہ سو ولی کی پالکی
کل مکمل اولیا ہیں رتبہ ہے سبکا بڑا

ہے عجب تاثیر قوالو نکے پڑھنے میں وہاں
دل تڑپ جاتے ہیں کہہ اٹھتا ہے ہر اک مرحبا

خادموں پر ہے عنایت اولیا کی بے شمار
ہوتی ہے مقبول رب جبدم وہ کرتے ہیں دعا

اے حیا مرشد کی تیرے باطنی تائید ہے
ورنہ تو لکھتی بھلا ایسی ثنائے اولیا

در مناقب حضرت پیر ابراہیم سیف الدین صاحب آفندی قادری صاحب سجادہ بغداد شریف

جانشین مصطفٰے کی آمد آمد کی ہے دہوم
نائب غوث الورا کی آمد آمد کی ہے دہوم

پیر ابراہیم ہیں عالی نسب والا حسب
پنجتن کے دلربا کی آمد آمد کی ہے دہوم

غلغلہ بغداد سے لے تا دکن ہے چار سو
ہادیِ راہِ ہدیٰ کی آمد آمد کی ہے دہوم

مثل روباہ سب بلائیں بھاگتی ہیں دور دور
کیونکہ اب شیر خدا کی آمد آمد کی ہے دہوم

اب بہار آئی ہر خوشیاں ہو رہی ہیں چار سو
دلبر خیر النسا کی آمد آمد کی ہے دہوم

پیر ابراہیم کے اخلاق ہیں مانے ہوئے
معدن لطف عطا کی آمد آمد کی ہے دہوم

اب تو نکلیں گے مطالب دل کے اپنے اے حیا
مرشد حاجت روا کی آمد آمد کی ہے دہوم

اے غوث الورا مبارک باد
خلف مصطفٰے مبارک باد

آئے ہیں ہند میں جو ابراہیم
ہر طرف ہے صدا مبارک باد

رونق افروز ہے جو ابراہیم
ہے خوشی جا بجا مبارک باد

آل پیغمبر زماں پہ درود
پڑھ رہا ہے خدا مبارک باد

شبِ معراج آپ کے جادہ نشیں
اوج پر ہے ہماری کیا تقدیر
عاصیو لو تمہیں نصیب ہوا
سب مریدوں کی ہے دعا دل سے

جا کے کندہ دیا مبارک باد
پیرِ کامل ملا مبارک باد
رہبرِ رہنما مبارک باد
سایا اِس پیر کا مبارک باد

دو جہاں میں تیری مدد کے لئے
یہ وسیلہ حیاؔ مبارک باد

پیر ابراہیم کیا تشریف لائے
نورِ چشمِ مرتضیٰ تشریف لائے
صاحبِ مجد و عُلیٰ تشریف لائے
معدنِ لطف عطا تشریف لائے
مرحبا اہلاً و سہلاً سیدی
پڑ گئی میرے تنِ مردہ میں جان
غنچۂ دل کیوں نہ کھل جائے میرا
مژدہ باد اب اے دلِ راحت طلب
کیسی گڑ بڑ مچ گئی ہے ہند میں

ہند میں غوث الورا تشریف لائے
جانشینِ مصطفےٰ تشریف لائے
رہبرِ راہِ ہدیٰ تشریف لائے
مخزنِ جود و سخا تشریف لائے
پھر گئے دن آپ کیا تشریف لائے
لیکے کیا آبِ بقا تشریف لائے
صورتِ بادِ صبا تشریف لائے
تیرے دردوں کی دوا تشریف لائے
ہر طرف ہے یہ صدا تشریف لائے

کیوں نہ میں آنکھیں بچھاؤں راہ میں
میرے مرشد اے حیاؔ تشریف لائے

ہم مشرف ہو گئے بیعت سے کیا اچھا ہوا
لوگ سب خوش ہو کے دیتے ہیں مبارکبادیاں

دو جہاں میں اِک وسیلہ ہو گیا اچھا ہوا
پیر ابراہیم مرشد جو ملا اچھا ہوا

اب مٹائے سے کسی کے مٹنے والا یہ نہیں
میری آنکھوں میں جو نقشہ جم گیا اچھا ہوا

ہم غریبوں کی خبر لیتا بھلا محشر میں کون
تو شفاعت کا جو حامی بنگیا اچھا ہوا

ڈوبنے سے جنکے والد نے بچایا ہے جہاز
ہمکو وہ مرشد ملا اچھا ہوا اچھا ہوا

فیض ہے بیعت میں ایسا پیر ابراہیم کے
آگیا اس سلسلہ میں جو برا اچھا ہوا

ہم یہ سمجھیں ملگیا ہم کو عقیدت کا صلہ
وقتِ آخر گر اے حیا ہمارا اچھا ہوا

حیا نے پیر ابراہیم کی صورت میں کیا دیکھا
صفاتِ غوثِ اعظم کو جمالِ مصطفےٰ دیکھا

مری آنکھوں نے جو دیکھا بجا دیکھا بجا دیکھا
صفت میں ذات دیکھی جلوۂ نورِ خدا دیکھا

بحمد اللہ شرف بیعت کا ہمکو جب ہوا حاصل
تو ہمنے بمبئی ہی میں سما بغداد کا دیکھا

زہے قسمت کہ آئے ہند میں بھی اب قدم انکے
جمال انکا مری آنکھوں نے بھی صل علیٰ دیکھا

خدا نے حسنِ باطن پر دیا ہے حسنِ ظاہر بھی
ہوا مدہوش جس نے روئے انور آپکا دیکھا

نظر آنے لگا مرشد کی صورت میں خدا ہم کو ۴
دوئی کو اپنے جب روحِ مقید نے مٹا دیکھا

تری تعریف کیا لکھے حیا کی ہے زباں قاصر
جہاں میں کس نے ایسا مرشد ایسا رہنما دیکھا

پیر پیران پیر ابراہیم ہیں
قطب دوراں پیر ابراہیم ہیں

ہے نگین دل پہ کندہ جن کا نام ۴
وہ سلیمان پیر ابراہیم ہیں

مست ہیں ہم بادۂ توحید سے
شیخ مستان پیر ابراہیم ہیں

پھول میں جیسے نہاں ہوتی ہے بو
جسم میں جان پیر ابراہیم ہیں

نام ہے اُن کا اگر وردِ زباں
دل میں پنہاں پیر ابراہیم ہیں

جسکا چاہو دل چنے وحدت کے پھول
گل بداماں پیر ابراہیم ہیں

غیر حق کی اب نہیں اس میں جگہ
دل میں مہمان پیر ابراہیم ہیں

خوف شیطان کیا مرے ایمان کو
جب نگہبان پیر ابراہیم ہیں

ہیں صفات اُنکے ملائک کے صفات
گرچہ انسان پیر ابراہیم ہیں

گردش گردوں ناہنجار سے
ہم پریشان پیر ابراہیم ہیں

کچھ مدد کیجے کہ دلمیں ہر طرف
یاس وحرمان پیر ابراہیم ہیں

آپکے الطاف سے وابستہ اب
میرے ارمان پیر ابراہیم ہیں

فخرِ بیعت کیوں نہو تجکو حیا
فخرِ دوراں پیر ابراہیم ہیں

جو نقشہ پیر کا دل میں جما ہے
اسی میں اپنے دلکا مدعا ہے

یہ ہیں محبوب سبحانی کے دلبند
صفت اُنکی جو انیں ہے بجا ہے

محبت جس کو ہے آلِ نبی کی
اُسی نے خلد میں گھر لے لیا ہے

ہمارے پیر کا جلوہ ہے ہر جا
جسے دیکھو وہ شیدا و فدا ہے

بغیر از مرشد کامل کسیکو
حقیقت کا نہیں ملتا پتا ہے

چھپے مرشد میں جو رازِ خدا ہیں
جسے ہو آنکھ دیکھے تو مزا ہے

الٰہی تیری قدرت تو بڑی ہے
مِلا دینا مجھے مرشد سے کیا ہے

عجب ذکر مبارک میں ہے تاثیر
سنا جس نے وہ بولا مرحبا ہے

اِسے ہو مرحمت عقبیٰ کی دولت
تمہاری مدح خواں دلسے حیا ہے

سراپا غوث صمدانی ہیں ابراہیم بغدادی
مرے محبوب سبحانی ہیں ابراہیم بغدادی

نواسے ہیں پیمبر کے تو پوتے ہیں علیؑ کے یہ
حسنؑ کے راحت جانی ہیں ابراہیم بغدادی

جہاں میں لطف سے انکے سبھی کو فیض ہوتا ہے
دکھائے شان سبحانی ہیں ابراہیم بغدادی

شریعت میں طریقت میں انہیں تشبیہ ہیں دوں کس سے
عجب بے مثل لاثانی ہیں ابراہیم بغدادی

یہودی اور نصاریٰ بھی مسلماں ہو گئے دل سے
مجسم خلق رحمانی ہیں ابراہیم بغدادی

بچالو بحر عصیاں سے مری کشتی کو یا مولا
کہ موجیں اسکی طوفانی ہیں ابراہیم بغدادی

حیاؔ کیا کیا کہے حال دل غمدیدہ حضرت سے
کہ یہ افسانے طولانی ہیں ابراہیم بغدادی

حسن جمال مرشد جلوہ دکھا رہا ہے
دل میں نظر میں ہر دم میرے سما رہا ہے

مدہوش کر دیا ہے الفت کا جام دیکر
جن و بشر ملک کو شیدا بنا رہا ہے

وہ چاند کی سی صورت شیریں کلام انکا
پیاری ادا سے اپنی دلکو لبھا رہا ہے

کیوں میکشان وحدت بغداد کو نجائیں
میخانۂ حقیقت ساقی لٹا رہا ہے

جلوہ دکھاکے اپنا موسیٰ کیطرح ہمکو
بیخود بنا رہا ہے شیدا بنا رہا ہے

یا پیر المدد اب کیونکر نہ لب پر آئے
مجھکو زمانہ ناحق کب سے ستا رہا ہے

فرقت میں اے حیاؔ ہے دلکا یہ حال میرے
اپنی طرف کو گویا کوئی بلا رہا ہے

جان تم پر فدا تمہاری ہوں
پیر میں مبتلا تمہاری ہوں

وقت مشکل کے کچھ مدد کیجئے
مرے مشکلکشا تمہاری ہوں

کیوں نہ ہو جاؤں میں فنا فی الشیخ
نام لیوا سدا تمہاری ہوں

گنہ کثرت سے ہیں پریشان ہوں — دیجئے اس کو مٹا تمہاری ہوں
اپنے دل سے کرو نہ دور مجھے — یاد میں مبتلا تمہاری ہوں
تپش آفتاب محشر میں — دو مجھے آسرا تمہاری ہوں

تم کہو ہے کنیز اپنی حیا
میں کہوں مرحبا تمہاری ہوں

حال پر میرے نظر یا پیر ایسی چاہیئے — کہہ اٹھے سارا جہاں تقدیر ایسی چاہیئے
دم میں جو پُر نور کردے خانۂ دلکو مرے — یہ تجلی جلوہ میں تنویر ایسی چاہیئے
غیر مرشد کچھ نظر آتا نہیں ہے اب مجھے — جذب ایسا چاہیئے تسخیر ایسی چاہیئے
ہر جگہ ہے نام لیوا پیر ابراہیم کے — شہرت ایسی چاہیئے توقیر ایسی چاہیئے
ہے مری آنکھوں میں دلمیں شکل ابراہیم کی — خود بخود کھنچ جائے جو تصویر ایسی چاہیئے
سرمۂ چشم عقیدت خاکپائے پیر ہیں — کیمیا میں کیا کروں اکسیر ایسی چاہیئے
سلسلہ ہے آپکی بیعت کا کیا حبل المتین — جو دلوں کو باندھ لے زنجیر ایسی چاہیئے
ہے بھروسہ آپ ہی کا اب تو یا مولیٰ مرے — بگڑی بنجائے مری تدبیر ایسی چاہیئے

ہے مریدوں میں حیا بھی پیر ابراہیم کے
قسمت ایسی چاہیئے تقدیر ایسی چاہیئے

مرے مرشد مرے مولا کا مجھے خط آیا — مرے ہادی مرے آقا کا مجھے خط آیا
مرحبا صل علیٰ لکھے ہیں کیا کیا مضمون — مژدہ بخشش عقبیٰ کا مجھے خط آیا
دیں ہیں حضرت نے دعائیں مجھے کیسی کیسی — کسقدر لطف مدارا کا مجھے خط آیا
میں یہ سمجھی کہ سند ملگئی جنت کی مجھے — جس گھڑی حضرت والا کا مجھے خط آیا

دل ارماں گلے ملتے ہیں خوش ہو ہو کر
یاس کہتی ہے تمنا کا مجھے خط آیا

کیوں نہ آنکھوں سے لگاؤں نہ کہوں کیوں پیر
مرے ملجا مرے ماوا کا مجھے خط آیا

کیوں نہ کھلجائے بھلا غنچۂ پژمردہ دل
بلبل گلشن زہرا کا مجھے خط آیا

کیوں نہ بن جائے مرے زخم جگر کا پھایا
اے حیا میرے مسیحا کا مجھے خط آیا

پیر ابراہیم قادر دل کو میرے شاد کر
واسطے حضرت نبی کے مجکو تو آباد کر

ہجر میں آخر کٹے کبتک تڑپتے لوٹتے
بند غم سے قیدیوں کو اپنے اب آزاد کر

حد نہیں ہے کچھ پریشانی کی میرے اندنوں
از پئے مشکلکشا جلدی مری امداد کر

کجروی سے جادہ پیمائے طریقت کو بچا
راستہ سیدہا ہو جو مجکو وہی ارشاد کر

یاالہی مژدہ دیدار سے میرے لئے
شورش محشر کو بھی شور مبارک باد کر

مانگنا ہو جو تجھے اللہ سے وہ اپنے مانگ
اپنے مرشد سے تجھے کرنی ہو جو فریاد کر

اے حیا لوگوں کی باتوں سے تجھے کیا کام ہے
جو بتایا ہے تجھے مرشد نے تیرے یاد کر

مظہر نور خدا ہیں سید ابراہیم پیر
ہادی شاہ و گدا ہیں سید ابراہیم پیر

نور چشم مصطفے ہیں سید ابراہیم پیر
ثانی غوث الورا ہیں سید ابراہیم پیر

شوق کعبہ اور تمنائے مدینہ دلمیں ہے
حسرتیں بے انتہا ہیں سید ابراہیم پیر

از پئے شبیر و شبر جلد ہو حاجت روا
تیرے در کے ہم گدا ہیں سید ابراہیم پیر

وصف حضرت کے نہ لکھوں رات دن میں کسطرح
لائق مدح و ثنا ہیں سید ابراہیم پیر

حامئی روز جزا جب آپ ہیں تو خوف کیا
ورد لب صبح و مسا ہیں سید ابراہیم پیر

میری ہر مشکل نہ ہو آسان کیونکر اے حیا
جب مرے حاجت روا ہیں سید ابراہیم پیر

جو مرشد پر اپنے فدا ہو گیا ۔ وہ بیشک فنا فی الخدا ہو گیا
ہے پردے میں مرشد کے ذات احد ۔ جدا جس نے جانا جدا ہو گیا
ملا پیر کامل مجھے شکر ہے ۔ بڑا مجھ پہ فضلِ خدا ہو گیا
ہے شانِ خدائی مرے پیر میں ۔ ملا وہ جو دل سے فدا ہو گیا
نہ کیوں میں تصدق رہوں پیر پر ۔ کہ حامی روزِ جزا ہو گیا
مریدوں کو کیا خوفِ بحرِ گنہ ۔ وہ کشتی کا جب ناخدا ہو گیا
پکارا مریدوں نے جب پیر کو ۔ تو مرشد بھی حاجت روا ہو گیا
پڑی آکے جب کوئی مشکل مجھے ۔ مرا پیر مشکل کشا ہو گیا

حیا کا بھی یا پیر کر دو بھلا
کہیں سب کہ کیسا بھلا ہو گیا

ہو رہی ہے ہند کے پیروں میں شہرت آپکی ۔ کیوں نہ ہو جب غوثیت میں ہے وراثت آپکی
خاص محبوب خدا کے آپ بھی محبوب ہو ۔ پیر ابراہیم واللہ وہ ہے عظمت آپ کی
غوثِ اعظم کے خصائل آپ میں ہیں جلوہ گر ۔ ہے مریدوں پر بھی ویسی ہی عنایت آپکی
آپکی توصیف کب محدود ہے خدام تک ۔ ہر بشر ہر قوم کا کرتا ہے مدحت آپکی
کیوں نہ صدقے آپکے یا پیر میں ہوتی رہوں ۔ بخشوائیگی قیامت میں محبت آپ کی
سبکو شرع احمدی پر چلنے کی تاکید ہے ۔ کام آئے گی ہمارے یہ ہدایت آپکی
آپکے قدموں سے اب تو بمبئی بغداد ہے ۔ یہ عنایت آپکی یہ ہے کرامت آپکی

لائیے تشریف یاں بھی معتقد مشتاق ہیں
ہدایت کیلئے یاں بھی ضرورت آپکی

مقصد دارین اُس کے ہوتے ہیں روا
جو کیا کرتا ہے دل سے پیر خدمت آپکی

بغض رکھے آپ سے جو دلمیں وہ مومن نہیں
جزو ایماں ہے مسلماں کو محبت آپکی

خوف محشر کا حیا کے دلمیں کیوں رہنے لگا
اُسکو ہے یا پیر میرے جب حمایت آپکی

پریشاں ہے دلِ مضطر ہمارا
ملے جلدی سے وہ سرور ہمارا

جو ابراہیم ہو رہبر ہمارا
جمے بغداد میں بستر ہمارا

بحمد اللہ کہ ایسا شیخ کامل
بنا ہے حامئ محشر ہمارا

الٰہی خیر سے بغداد جاکر
نہ بھولے ہم کو بھی سرور ہمارا

ہمارے حال پر ہیں لطف کیسے
فدا ہو کیوں نہ دل اُنپر ہمارا

ہمیں کیا خوف گرمئ قیامت
ہے مرشد ساقی کوثر ہمارا

بُھلائے گا ہمیں کیا کوئی رستہ
ہمارا پیر ہے رہبر ہمارا

تمنا ہے تو اب یا پیر یہ ہے
تمہارا آستاں ہو سر ہمارا

حیا جز مدح مرشد کچھ نہ نکلے
کھلے جب حشر میں دفتر ہمارا

رنج فرقت میں جو ہے حالت ہماری دیکھیے
لائیے تشریف حضرت بیقراری دیکھیے

رحم کن یا سیدی اللہ اب لیجئے خبر
اور ابتر ہو گئی حالت ہماری دیکھیے

ہے محبت دلمیں آنکھوں میں تصور آپکا
کب دکھائے گا خدا صورت وہ پیاری دیکھیے

یاد میں سب بیقرار و مضطر و بیتاب ہیں
آئیگی کب اپنے مرشد کی سواری دیکھیے

دل نہیں قابو میں ہے اور پریشاں حال ہوں
روز افزوں ہے یہ حالتِ آہ زاری دیکھئے

ہو کسی پر گر عنایت پیر ابراہیم کی
اسکی ہوگی دو جہاں میں توقیر ساری دیکھئے

آپکی خادم حیا بھی ہے یہ اہل بیت ہے
کیجئے لطفِ کرم یہ ہے تمہاری دیکھئے

مرشد راہنما میری طرف کو دیکھو
آپ پر ہو نعیں فدا میری طرف کو دیکھو

پھر دکھا دیجئے مجھے چہرۂ روشن کی جھلک
دل ہے بیتاب مرا میری طرف کو دیکھو

مرغِ بسمل کیطرح ہجر میں تڑپوں کبتک
ہے یہی لب پہ صدا میری طرف کو دیکھو

آسرا آپ ہی کا ہے مجھے پیر ابراہیم
لطف سے بہر خدا میری طرف کو دیکھو

دی صدا جسنے تمہیں ہو گئی مشکل آساں
تمتو ہو عقدہ کشا میری طرف کو دیکھو

بخشوا لیجئے گنہ میری شفاعت کرکے
شافعِ روزِ جزا میری طرف کو دیکھو

یہ حیا کی ہے دعا شام و سحر صبح و مسا
اے میرے راہنما میری طرف کو دیکھو

جب تصور پیر کا دل میں میرے آگیا
جی نہیں لگتا کہیں ابتو بہت گھبرا گیا

ایک میں کیا ہوں ہزاروں سینکڑوں شیدا ہوئے
صورتِ زیبا حیا اپنی ہمکو وہ دکھلا گیا

پیر کی میں ہو گئی اور پیر میرا ہو گیا
مدعا جو کچھ تہا دلمیں ہاتھ میرے آگیا

پیر کے شیدا کو زخمواں سے نہ کی کچھ روک ٹوک
مرتے ہی وہ جنت الفردوس میں سیدھا گیا

معرفت ہوتی ہی حاصل پیروی سے پیر کی
راہ مرشد سے جو بھٹکا پھر وہ ٹھوکر کھا گیا

التجا کیونکر نہ کیجئے پیر ابراہیم سے
کام اُسکا بنگیا در پر جو اُس کے آگیا

پیر بلوالو حیا کو کیوں بلانے میں ہے دیر

ہجر میں دل ہے پریشان سر بھی آ چکرا گیا

مرشد کامل دین کا رہبر یا سید نا ابراہیم
پیر معظم حامیٔ محشر یا سید نا ابراہیم

یا پیر میرے یا غوث میرے دکھلا دو نبی کا روضہ مجھے
بیکل ہوں بہت اور قلب ہے مضطر یا سید نا ابراہیم

منبع عرفاں خاصۂ یزداں مہر کرامت کان سخا
محبوب خدا ہے سبط پیمبر یا سید نا ابراہیم

ہیں نائب غوث اعظم کیا شان ہے میرے خضر کی
ہے پیروں میں رتبہ آپکا بڑھکر یا سید نا ابراہیم

دکھلا دو مجھے وہ چاند سی صورت ہو مجھ پہ ذرا لطف کرم
فرقت میں رہوں میں یوں کیونکر یا سید نا ابراہیم

محشر میں شہا بخشا دو ذرا جو کچھ بھی خطائیں مجھسے ہوئیں
کثرت سے گنہ کے خوف ہے دلپر یا سید نا ابراہیم

جسوقت مری آجائے اجل اسوقت میں آکر لینا خبر
ہو جائے حیا کا خاتمہ بہتر یا سید نا ابراہیم

پیر ابراہیم ایسا پیر ہے
کام میں اُس کے نہیں تاخیر ہے

فیض سے جنکے جہاں ہیں فیضیاب
خلق میں اُنکی بڑی توقیر ہے

آپ نے جو کچھ کہا وہ ہو گیا
یہ زبان میں آپکی تاثیر ہے

جس نے دیکھا دل سے وہ شیدا ہوا
کیوں نہو یہ غوث کی تصویر ہے

اک نظر میں دل مرا تو لے لیا
یہ نگاہ پیر کی تسخیر ہے

نام حضرت کا جو سیف الدین ہے
بالیقین یہ دین کی شمشیر ہے

مینے جو مانگا وہ مجکو دیدیا
اے حیا اچھی مری تقدیر ہے

مرا مرشد جو ہے محبوب خدا کا محبوب
خلق شیدا ہوئی اُسپر وہ ہے ایسا محبوب

نہ تو شاہی کی تمنا نہ فقیری سے غرض
ہے مجھے پیر دل و جان سی بھی پیارا محبوب

اب نہیں تاب جدائی کی ذرا بھی دلمیں
اپنے دربار میں پھر مجھ کو بلانا محبوب

عیش عشرت اسے دارین میں حاصل ہو نہ کیوں
جسکے سر پر ہو ترے لطف کا سایا محبوب

آپکے ساتھ مدینہ کا سفر میں بھی کروں
ہے میرے دلمیں یہ حسرت یہ تمنا محبوب

گر عدو مجکو ستائیں تو پکاروں گی تمہیں
اس گھڑی میری مدد کیلئے آنا محبوب

جسکو حاصل ہو حضوری میری حضرت کی حیا
وہ بھی بن جاتا ہے محبوب خدا کا محبوب

پیر ابراہیم کا کیسا وسیلہ ملگیا
کیسی بگڑی بنگئی سب لوگ ہیں حیرت زدا

ہوں بیاں کیونکر فضائل پیر ابراہیم کے
نائب ختم رسالت رہنما ہیں پیشوا

کیوں نہ ہر سو فیض کے چشمے رواں ہوں دہر میں
بحر مواج طریقت ہے وہ پیر با خدا

غور سے جب دیکھتی ہوں مجکو آتا ہے نظر
میرے مرشد کی ہی صورت مظہر غوث الورا

کیا ہی پیارا نام ہے یہ نام ابراہیم کا
آگ کا ہر ایک شعلہ رشک گلشن بنگیا

ہے میری یہ آرزو دن رات اور آٹھوں پہر
یاالٰہی جلد مجکو یثرب و بطحٰی دکھا

اے خداوند جہاں یہ ہے حیا کی التجا
سب کہیں اسکو فنا فی الشیخ کا درجہ ملا

جناب غوث کا جلوہ ہی جلوہ میرے مرشد کا
یقیں جسکو نہو وہ دیکھے چہرہ میرے مرشد کا

مری طاقت ہے کیا جو میں کروں کچھ وصف حضرت کا
عرب سے ہند تک ہر جا ہی شہرہ میرے مرشد کا

وہ ہیں شاہ ولایت کیوں نہ پھر حاجت روا ہونگے
دم مشکل جو لب پے نام آیا میرے مرشد کا

نرالا پیر ہے واللہ عجب خلق و مروت ہے
ہر اک دل سے ہی عاشق اور شیدا میرے مرشد کا

ہوئے ہیں غوث اور ابدال لاکھوں اس گھرانے سے
ولایت پائی اسنے جو ہی پیارا میرے مرشد کا

جو دیکھی چشم باطن سے بحمداللہ نظر آیا ۔۔۔ میری آنکھوں میں اور دلمیں ہے نقشہ میرے مرشد کا

کنیزوں میں ہوئی داخل ٹھکانے دل لگا میرا
حیا مجکو ملا اچھا سہارا میرے مرشد کا

اگر ہمبھی دل سے جا یا کرینگے ۔۔۔ تو مرشد سے فیض اپنے پایا کرینگے
میرا دل تجلی گہ نور ہوگا ۔۔۔ وہ جب روئے انور دکھایا کرینگے
نہیں ہوگی حضرت کے لائق جو خدمت ۔۔۔ قصیدہ ہی پڑھکر سنایا کرینگے
ہے مرشد ہی کا مجکو اپنے سہارا ۔۔۔ وہ بگڑی کو میری بنایا کریں گے

حیا بالیقین حشر میں پیر میرے
مریدوں کو اپنے بچایا کریں گے

فقط پیر ہی کا ہمیں ہے سہارا ۔۔۔ جو دارین میں ہے وسیلہ ہمارا
عرب روم بغداد ہند اور دکن میں ۔۔۔ ہے چرچا مرے پیر کا آشکارا
ملا صورت بدر کامل جو مرشد ۔۔۔ جہاں میں غریبوں کا چمکا ستارا
ہوئی جس کو آلِ نبی کی محبت ۔۔۔ مکان اُسنے جنت میں اپنا سنوارا
نہیں غیر کی میرے دلمیں محبت ۔۔۔ مجھے پیر میرا ہے سب سے پیارا
مجھے پاس اپنے بلا لیجے حضرت ۔۔۔ نہیں ہوتی فرقت ہے دلکو گوارا
جو سائل کے دلمیں وہ لب پر تمہارے ۔۔۔ ہر ایک راز پنہاں کیا آشکارا
جو مفلس تھے وہ بنگئے ہیں تونگر ۔۔۔ بھری جھولیاں جس نے دامن پسارا
اب اے میرے مرشد میں صدقہ ہوں تمپر ۔۔۔ مدینہ دکھادو مجھے تم خدارا
مرے کام بنجائیں یا پیر سارے ۔۔۔ جو چشم مبارک کا ہو اک اشارا

بجھویں گے دیا ہے جو پیر میرے
حیا نہیں باطن میں کس کا چارا

اے پیر میرے کامل ایمان ہی تو تو ہے — دل سے فدا ہوں تجھ پر گر جان ہے تو تو ہے
دنیا و دیں دونوں بخشے ہیں تجکو حق نے — درویش ہے تو تو ہی سلطان ہی تو تو ہے
لگتا نہیں مرا دل گھر میں نہ باغ و بر میں — ہر دم خیال میرا اور دھیان ہے تو تو ہے
خواہش نہیں ہی مجکو اولاد اور نہ زر کی — تو ہے مراد میری ارمان ہے تو تو ہے
جو کچھ کہ حال میرا وہ سب عیاں ہی تجھ پر — کرنیکو میری مشکل آسان ہے تو تو ہے
پہونچا دے مجکو کعبہ دکھلا دے مجکو یثرب — زاد سفر نہیں کچھ سامان ہے تو تو ہے

آنکھوں کا فرش کر کے ہے منتظر حیا اب
دل میں مکیں ہو اسکے مہمان ہے تو تو ہے

عنایت سے مرشد کے عزت ملی — مجھے دین و دنیا کی دولت ملی
مجھے فخر ہے خوب مرشد ملا — مجھے ناز ہے خوب قسمت ملی
عجب ہے سراپا میرے پیر کا — تصور سے دلکو ہے فرحت ملی
بھلا لیکے جنت کو میں کیا کروں — جو تم مل گئے مجھ کو جنت ملی
کیا یاد مشکل میں حضرت کو جب — قرار آگیا دل کو راحت ملی
ہوا جب ارادہ قصیدے لکھوں — مجھے پیر سے اور ہمت ملی

حیا ذات میں شیخ کے ہو فنا
سمجھ لے کہ اچھی یہ نعمت ملی

مرا پیر ہے دل لگانے کے قابل — وہ ہے راہنما راہ بتانیکے قابل

نہیں ہے خدا سے جدا پیر و مرشد
ہے ظاہر کا پردہ اٹھانیکے قابل

مرے پیر کو جس نے دیکھا یہ بولا
یہ نقشہ ہے دل میں جمانیکے قابل

نظر جسپہ ڈالی وہ ہوتا ہے بیخود
ہے اُنکی توجہ لٹانے کے قابل

گوارہ نہیں ہے مجھے رنج فرقت
نہیں درد یہ ہے دکھانیکے قابل

میں عاصی گنہگار جو ہوں تو کیا ڈر
میرا پیر ہے بخشوانے کے قابل

حیا دل یہ کہتا ہے مرشد کو اپنے
قصیدہ ہے پڑھکر سنانیکے قابل

خالق نے میرے پیر کو پیر دکنیں کیا خاص
عہدہ بھی دیا غوث کا رتبہ بھی دیا خاص

چہرہ سے عیاں نور محمد کی چمک ہے
دل جسپہ تڑپتا ہے وہ ہوتی ہے ادا خاص

کیا ہوگی ادا اُسکی ثنا جن و بشر سے
محبوب کا محبوب ہے محبوب خدا خاص

مدحت نہ کروں کیوں میرے مولا کی ہمیشہ
حاصل ہوئی مرشد سے مرے مجکو عطا خاص

پہونچا دے میرے پیر کو بغداد معلی
مقبول دعاؤں سے ہو یارب یہ دعا خاص

وہ فیض کا در بند کسی وقت نہیں ہے
دربار مرے پیر کا پھر عام ہو یا خاص

وہ چاند سی صورت مجھے یاد آتی ہے حضرت
دکھلادو حیا کو بھی تصور کی ضیا خاص

پیر میری خطا معاف کرو
اب برائے خدا معاف کرو

تم تو ہو صاحب کرم مولا
جو گنہ ہے مرا معاف کرو

جاؤں کس جا تمہارے در کے سوا
اے میرے رہنما معاف کرو

بخدا میں بہت پریشان ہوں
لطف سے سب خطا معاف کرو

اپنی خادم حیا سے یا مرشد
کیوں خفا ہو شہا معاف کرو

یا پیر توجہ ہو کسی دن تو ادھر بھی
جو دل میں ہے میرے وہی آ جائے نظر بھی

یا پیر مرے کیجئے تدبیر کچھ ایسی
ہو آپ ہی کے ساتھ مدینہ کا سفر بھی

اولاد نبی آپ ہیں کچھ شک نہیں اسمیں
محشر میں ذرا لیجے مریدوں کی خبر بھی

خواہش مری یہ ہے کہ رہوں سامنے ہر دم
ہو پائے مبارک پہ ہمیشہ مرا سر بھی

فرقت میں ہوں بیتاب بلالو مجھے جلدی
کوچہ میں تمہارے مرا ہو جائے گذر بھی

منظور جو ہے قرب الٰہی تجھے اے دل
مرشد میں خدا ہے تجھے ہے اسکی خبر بھی

برآئیں حیا کیوں نہ تری ساری مرادیں
خالق کی عنایت ہے تو مرشد کی نظر بھی

پیروں میں ہے یہ پیر نرالا
پیروں میں رتبہ ہے ان کا بالا

محبوب رب کے آپ ہیں محبوب
عاشق ہے انکا باری تعالیٰ

جیسے نبیوں میں احمد ہیں افضل
ولیوں میں آپ ہی کے جد ہیں اعلیٰ

دونو جہاں کی سب آفتوں سے
یا پیر ہمکو تم نے نکالا

جو دوسخا میں تم سا نہیں ہے
مانگا جو میں نے تم نے نہ ٹالا

آپ تو بیشک رشک قمر ہیں
یہ کل ولی ہیں مانند ہالا

جبتک جیوں میں مرشد کی اپنے
واصف رہوں میں باری تعالیٰ

آپ کا دشمن جو کوئی ہوگا
دونو جہاں میں منہ ہوگا کالا

اپنی حیا کو یا پیر میرے

روضہ نبی کا دکھلا دے مولا

ہم کو پیارا ہے نام ابراہیم — کہ ہے شیریں کلام ابراہیم
ہے تمہارے ہی جدِ اعلیٰ کا — عرشِ اعظم مقام ابراہیم
سب مریدوں کو اپنے بخشانا — یہ تمہارا ہے کام ابراہیم
حشر میں ہوگی تشنگی جب دم — دیجئے کوثر کا جام ابراہیم
راہ ہے پل صراط کی باریک — گرنے والوں کو تھام ابراہیم
جو ترے نام سے محبت سے — رہے ہر دم مدام ابراہیم
ہند میں اپنے فیض سے شاہا — کرلیا اپنا نام ابراہیم
ایک رتبہ جہاں ہے شاہ وگدا — واہ کیا انتظام ابراہیم

یہ حیا دست بستہ اب دل سے
کر رہی ہے سلام ابراہیم

السلام اے رہبرِ راہِ ہدیٰ — السلام اے نورِ چشمِ مصطفےٰ
السلام اے میرے مرشد رہنما — السلام اے پیشوائے اولیا
السلام اے سرورِ مشکلکشا — السلام اے دافعِ رنج و بلا
السلام ای قبلہ دنیا و دیں — السلام اے ہادیٔ اہلِ یقیں
السلام اے دستگیرِ بیکساں — السلام اے دادخواہِ عاصیاں
السلام اے سید حاجت روا — السلام اے حامیٔ روزِ جزا
السلام اے حضرتِ روشن ضمیر — السلام اے ثانیٔ پیرانِ پیر
السلام اے یادگارِ پنجتن — السلام اے صاحبِ خُلقِ حسن

السلام اے فاطمہ کے نور عین — السلام اے دلبر حضرت حسینؓ
السلام اے صدر بزم اتقیا — ہے دعائے خیر کی طالب حیا
لطف میرے حال پر فرمایئے — دور میرے رنج و غم کر جایئے
چاہتی ہوں یہ کہ ہر اک بول اٹھے — دین دُنیا اُس کے اچھے ہو گئے
پردۂ غفلت اٹھا دیجے ذرا — مجکو مولیٰ سے ملا دیجے ذرا
آرزو کیا کیا ہے دلمیں کیا کہوں — شوق حج میں بیطرح بیتاب ہوں
پھر تمنائے مدینہ دلمیں ہے — عشق احمد میرے آبُ گل میں ہے
ہند میں آخر رہے کبتک کوئی — زندگی کے دن بھرے کبتک کوئی
مجھپہ اتنا تو کرم فرمایئے — روضۂ اقدس پہ پہونچا جایئے
پھر مجھے بغداد جانا ہو نصیب — تا کہوں میں جاکے روضہ کے قریب
رحم کیجے مجھپہ یا پیران پیر — بند غم میں میں رہوں کبتک اسیر
آہ نالہ میں اثر ہے یا نہیں — کچھ ہماری بھی خبر ہے یا نہیں

لطف ہو جائے حیا پر بھی کبھی
ہے یہ لونڈی پیر ابراہیم کی

مناجات درشان حضرت پیر و مرشد پیر سید ابراہیم صاحب قبلہ

طفیل نبی اے خدائے جہاں — رہیں پیر میرے بامن و اماں
صداقت سے بو بکرؓ کے اے کریم — عدالت سے فاروقؓ کے اے رحیم
طفیل حیا اے جناب غنیؓ — ٹلے ہر بلا از طفیل علیؓ

وسیلہ سے خیر النسا کے خدا
طفیلِ حسن ابنِ مشکل کشا
مدد پر رہیں پیرِ روشن ضمیر
انہیں اب ضمانت میں ضامن کی دی
وہ بغداد جا کر ملیں خیر سے
جو ہیں پیر کی والدہ فاطمہ رض
وہ بی بی سکینہ سے جا کر ملیں
سدا شمس الدین کو ہو حاصل خوشی
رہیں شاد خرم وہ دین کے جمال
چغتائی جو ہیں سیٹھ اک باوفا
ہوں اُنکے بھی دلکی مرادیں حصول
رہے سایہ مجھپر میرے پیر کا
سمیع الدعا کر دعائیں قبول

سبھی آفتوں سے تو اون کو بچا
طفیلِ حسین شہیدِ جفا
جو ہیں دستگیر اور پیران پیر
اعانت کرے خواجہ ہند الولی
عزیزوں سے احباب سے غیر سے
رہے پیر پر اُن کا سایہ سدا
یہ دونو ملیں شاد خرم رہیں
رہے نجم الدین تم پہ ظلِ نبی
برادر جو ہیں پیر کے باکمال
وہ ہے پیر پر میرے دل سے فدا
بحق نبی و بحق بتول
محبت میں اُنکی مجھے کر فنا
بحق رسول اور آلِ رسول

ہو مقبول یارب حیا کی دعا
سوا تیرے ہے کون مشکل کشا

مرے مرشد نے مجھے خلعت دیا ہی بے بہا
ہار بھی پہنائے ہیں اپنے مبارک ہاتھ سے
جلوہ فرما جب ہوا مجلس میں وہ مہرِ منیر
محفلِ اقدس کی کیا حالت کہوں میں دوستو

مین نہیں لائق تھی جسکے وہ کیا مجکو عطا
بڑھ گیا رتبہ جہانمیں فخر شاہی کا ملا
بیخودی میں تھا کوئی اور تھا کوئی حیرت زدا
دل تڑپ جاتے تھے سب کے وہ سماں تھا نور کا

چاندی سونے کے لٹائی پھول سر پیر کے — دے خدا اُسکو جزا جس نے لٹایا پھول تھا
عالپر سرے عنایت پیر بہنوں نے بھی کی — دی انگوٹھی اور چھلا اور کسی نے دی دعا

اے حیا کہتے ہیں سب اچھی تری تقدیر ہے
پیر سے جو کی محبت وہ صلہ تجکو ملا

قصاید سید ابوالحسن المتخلص بہ فیروز در مدح حضرت پیر حبیب صاحب دام فیضہم

سحاب فضل می بارد کہ آمد باد جاں پرور — ہوائے نوبہاری می وزد ہر سو رواں گستر
چو چشم عاشقاں گریاں چو روی دوستاں خنداں — عروس گل برائے ابر تا از سر کشد چادر
جواہر ریز و جوہر ریز گوہر خیز گوہر زا — نم ابر و دم باد و کف صحرا رخ دلبر
سراسر سبز نو خیز فرش زمردیں گسترد — برنگارنگ گلہای چمن تابند چوں اختر
شجر پوشیدہ از فصل ربیعی خلعت زیبا — نمی گنجد بہ ناز و افتخار خود بتن اندر
نہادہ تاج سرداری بسر چوں آں گل رعنا — گرفتہ نسترین و نسترن با خود بہ سیمبر
نشستہ بر سر تخت سلیمانی ہمی نازد — بہ ملک دلبری آفاق میگردد چو اسکندر
چو بلبل خستہ دل سرگرم اندوہ فغاں گشتم — کہ مے ترسد ز آسیب خزاں در وصل از ہر در
تنم سوزاں دلم بریاں بسر سودا لبلب غوغا — کنم برپا چناں شورش شود ہنگامۂ محشر
فدائے لطف آں باشم کہ در ہنگامہ محشر — بفرماید کہ عبدی لاتخف در گوش من یکسر
چہ میترسی نمی دانی کہ اندر سایہ رحمت — تراحق آفریدہ امت محبوب خود ایدر
میسر گشت عہد سید ابراہیم جیلانی — کہ محبوب حبیب است و حبیب حق بود رہبر
بر آں ذات مقدس انس و جان و عالم قدسی — دعا گوی و ستایش خواں ثنایش گر ثنا گستر

جهان علم بحر جود و کان حلم و جان نبدل
همای همتش از عرشِ اعلیٰ بگزرد همسر

چناں دانا دل روشنضمیر معرفت آگاه
که در اخلاق او باشد بهار دائمی مضمر

عوارف داں معارف سنج لقمان حکمت و سیرت
که صد گنج هنر وارد نهان در طبع حق مظهر

بعزم و جزم و بزم و رزم و نخچیر دشکار او
سعادت میمنت اقبال فیروزی بود رهبر

بهار روضهٔ رضواں ازاں اخلاق افزوں تر
ثنا خوانانِ هزاراں همچو فیروز ثنا پیکر

بود تا سال و ماه روز و شب چرخ زمیں گردوں
بامرش سرنگوں بادا همه او دار بر محور

ذاتِ قدسی حضرت ابراهیم
هست تمثال غوث صمدانی

سینه اش از و فورِ علم و حکم
میزند جوششِ بحرِ عمانی

قول او محکم است و منتج صدق
نطقش چوں قیاس برهانی

نکته هاے که خیزد از طبعش
چه بدیهی بود چه امعانی

خاطرش در طراوشِ معنی
آب ریزد ز ابرِ نیسانی

هست در آستان فکرت او
طائرِ سدره مرغِ بستانی

کرده فضلش احاطهٔ عالم
همچو علم محیط یزدانی

در جهان آیتی است از رحمت
در زماں رایتی است ایمانی

کمترین پایه است از قدرش
ارتفاع و ثاق کیوانی

از جفائے که چرخ با من کرد
اے خداوند هیچ میدانی

همچو دریاے مفلساں عمرم
صرف شد جمله در پریشانی

روزگارم به شکل آئینه
محو شد درمیاں حیرانی

در پناہ تو آمد فیروز
کن نگاہ بہ لطفِ ارزانی

کلام غلام مصطفےٰ صاحب رسا سوم تعلقدار اورنگ آباد

خواجہ ز درد خود چرا شرح دہیم رو برو
آئینہ حال با تو حرف بحرف مو بمو

مہر منیر فیض تو نور فگن بہ ہر شد
شہر بشہر دہ بدہ گوشہ بگوشہ کو بکو

لطف کن آنصورے کز تو مدام داردم
دست بدست دل بدل چشم بہ چشم رو برو

پیرو تو شوم چناں واصل تو شوم چنیں
نقش بنقش پئے بہ پئے رنگ برنگ بو بہ بو

مضطرب چوں رسا پائے ثبات دہ شہا
بندہ تو چرا دود کوچہ بکوچہ سو بہ سو

ایضاً کلام رسا

میرے سر میں جو سودا پیر کا ہے
دل مضطر بہت گھبرا رہا ہے

ہر اک جا ذکر ابراہیم کا ہے
زمانہ بھر میں ڈنکا بج رہا ہے

توکل شیوہ میرے پیر کا ہے
خدا کشتی کا اُسکے ناخدا ہے

خدا جانے کہ اسمیں بات کیا ہے
دل اک عالم کا جس پر مبتلا ہے

صبا لا نکہت پیراہن اوسکی
نفس میں جسکے جنت کی ہوا ہے

وہ چشم مست کرتی ہے جو مدہوش
تو گیسوے معنبر مشک سا ہے

نہیں ہے وصف ابراہیم میں کیا
ولی ہے متقی ہے پارسا ہے

طریقت کی نہو گر چاشنی کچھ — نمکدانِ شریعت بے مزا ہے
فقیروں سے نہ بولیں واعظ شہر — یہ مشرب اور کوچہ دوسرا ہے
تمہارا ہوں بُرا ہوں یا بھلا ہوں — تمہارا ہی مجھے اب آسرا ہے
کوئی ہے رُوئے انور دیکھکر دنگ — کوئی نام مبارک پر فدا ہے
دکھا دو جذبِ صادق کا اثر کچھ — بُلانے میں ہمارے دیر کیا ہے
ادب سے کہہ نہیں سکتا ہوں کچھ میں — خموشی التماس مدعا ہے
رکھیں حضرت بھی چشم لطف اسپر — کہ یہ شاعر غلام مصطفٰے ہے
عطا ہو مرتبہ یا پیر ایسا — کہیں سب اسکو مرشد کی دعا ہے

رسا حُسن عقیدت ہے عجب شے
خدا بندوں کی نیت دیکھتا ہے

ولہ

دل ہے شیدا پیر ابراہیم کا — میں ہوں گویا پیر ابراہیم کا
آتش دوزخ سے کیوں ڈرنے لگا — نام لیوا پیر ابراہیم کا
سر بھی گر جائے نہ جائیگا کبھی — سر سے سودا پیر ابراہیم کا
صاف ہو دل تو نظر آنے لگے — جلوہ ہر جا پیر ابراہیم کا
مجھسے من لولاک گر پوچھے کوئی — نام لوں گا پیر ابراہیم کا
اپنی ملت ملت ابراہیم کی — اپنا شیوہ پیر ابراہیم کا
مظہر نورِ خدائے لایزال — ہے سراپا پیر ابراہیم کا

میکشو میخانہ عالم میں ہے
دور دورہ پیر ابراہیم کا

آمد شد میں نفس کے چاہیئے
دل کو کھٹکا پیر ابراہیم کا

کوئی گر پوچھے کہ ہے کسکا غلام
میں کہوں گا پیر ابراہیم کا

ہند تک بغداد سے ہے کو بکو
سب میں چرچا پیر ابراہیم کا

جان ہے میری اگر اللہ کی
دل ہے میرا پیر ابراہیم کا

اسے رسا بیتاب رکھتا ہے مجھے
ہجر کس کا پیر ابراہیم کا

مجکو وہ جلوہ دکھایا پیر ابراہیم نے
طور نظروں سے گرایا پیر ابراہیم نے

جام الفت کا پلایا پیر ابراہیم نے
اپنا دیوانہ بنایا پیر ابراہیم نے

مثل موسیٰ سیکڑوں بیہوش بیخود بنگئے
جب ذرا پردا اُٹھایا پیر ابراہیم نے

طائر دلکو مرے دم بھر میں زخمی کر دیا
کوئی تیر ایسا چلایا پیر ابراہیم نے

مرحبا صد مرحبا آفریں صد آفریں
مجکو مولا سے ملایا پیر ابراہیم نے

سب خودی دلسے مٹاکر آپ بنا نا خدا
ہمکو وہ نکتہ بتایا پیر ابراہیم نے

کیا کہے ایجاد دلکی آہ زاری کیا کہے
ہجر میں اپنے رُلایا پیر ابراہیم نے

کیا کوئی جانے حقیقت پیر ابراہیم کی
خود ہے ذاتِ حق بصورت پیر ابراہیم کی

بے تحاشا کہہ اُٹھیں مرحبا صل علیٰ
دیکھ لیں حوریں جو صورت پیر ابراہیم کی

لیگئی دل چھینکر پہلو سے میرے لیگئی
شوخی شان ملاحت پیر ابراہیم کی

گنج مرقد میں مجھے غمخوار کی حاجت نہیں
لیچلا ہوں دلمیں حسرت پیر ابراہیم کی

مثل پروانہ جلاکر خاک ہی کردے مجھے
کاش یہ سوز محبت پیر ابراہیم کی

نو بہ نو تازہ بہ تازہ گل کھلینگے حشر میں
رنگ لائیگی محبت پیر ابراہیم کی

حضرت ایجاد کیحالت کو اب کیا پوچھنا
ہو گی گر نظر عنایت پیر ابراہیم کی

مرحبا اے مہ جمال نازنین غوث پاک
پیر ابراہیم افندی جانشین غوث پاک

رحم فرما جلد دکھلا روے زیبا کی جھلک
مضطرب دیدار کو ہیں طالبین غوث پاک

آنکھوں پر بٹھلائیں ہم رکھ لیں کلیجہ میں تجھے
تجکو پاجائیں اگر اے مہ جبیں غوث پاک

صورت زیبا پہ اپنی ہمکو ہونے دے نثار
اے جمیل قطب عالم اے حسین غوث پاک

اے مہ بغداد حجرہ سے نکل ہو جلوہ گر
دید کو ترسیں کہانتک طالبین غوث پاک

اہل دیں اسواسطے کہتے ہیں سیف الدین تجھے
سیف ہے تو بہر قتل منکرین غوث پاک

کیوں نہو تجھسے نگاہ لطف کا امیدوار
ہے تجمل اک غلام کمترین غوث پاک

اے سرتاج اہل دیں آئے
غوث اعظم کے جانشیں آئے

شاہ بغداد پیر ابراہیم
لو مبارک ہو اہل دیں آئے

کیا دکھائی ادائے محبوبی
کیا بہ انداز دل نشیں آئے

دردمندوں کے بے سہاروں کے
یاور و حامی و معین آئے

آپ آئے تو آئے غوث زمیں
آپ آئے تو قطب دیں آئے

جس فلک کے ہیں اولیا تارے
اس فلک کے یہ مہ جبیں آئے

ہو رہا ہے ظہور نور خدا
مظہر شان محی الدین آئے

کیسی شوکت سے بحر استقبال
سر کے بل چلکے اہل دیں آئے

شاد ماں ہو تری مدد کے لئے
اے تجمل تیرے معین آئے

تم رسول اللہ کے ہو جانشین ذی وقار
رنگ اسرار حقیقت تم نے ظاہر کر دیا
نور چشم مصطفےٰ کے لخت دل کو دیکھ لو
چور پر بھی جدا علی کو تمہارے آیا رحم
جان و دل سے کیوں نہوں ہم نام نامی پر فدا
آپکا در ہے دعا کے واسطے باب قبول
کب تلک جور و جفائے آسماں سہتا رہے
یہ غریب خستہ ہے دل سے دعا گو آپ کا
آپکا فضل و کرم ہو جائے اُسکے حال پر
مدتوں سے آپکے دیدار کا ارمان ہے

پیر ابراہیم سیف الدین نور کرد گار
معرفت کے گلستاں کے تم ہو شاہا گلعذار
وجد میں آ کے کہتے ہیں ملایک بار بار
چور بھی در سے تمہارے ہو کے نکلا مالدار
جان ہی قربان تمہیں دل ہے قدموں پہ نثار
آپکے در سے پھرا محروم کب امیدوار
ٹھوکریں کھاتا پھرے گلیوں میں کبتک خاکسار
کسطرح آئے سُنائے کیسے اپنے حال زار
آپکے فضل و کرم کا دل سے ہے امیدوار
اس غریب خستہ سے ہو جائیں آنکھیں آج چار

غنچہ مقصد کھلے اسکی بر آئے آرزو
پیر کے صدقے میں پہنے وہ اب پھولوں کا ہار

بڑی ہے شان شوکت پیر ابراہیم افندی کی
مچی ہے دہوم حضرت پیر ابراہیم افندی کی
بہت پیاری ہے صورت پیر ابراہیم افندی کی
بہت اچھی ہے سیرت پیر ابراہیم افندی کی
دم افتاد اپنی دستگیری کرتے رہتے ہیں

ہے ایسی ہم پہ شفقت پیر ابراہیم افندی کی
بشر کیا جانے جو اُنکے فضائل اور مراتب ہیں
ملک سے پوچھو عظمت پیر ابراہیم افندی کی
رہائی پائے وہ قید بلاؤ رنج آفت سے
دُہائی دے جو حضرت پیر ابراہیم افندی کی
جسے ہو شوق دیدار جمال غوث اعظم کا
وہ آ کے دیکھے صورت پیر ابراہیم افندی کی
یہ سمجھیں نعمتِ کونین حاصل ہو گئی مجکو
جو ہو چشم عنایت پیر ابراہیم افندی کی
جہاں آگاہ ہے یہ ہیں نواسے قطبِ عالم کے
بیاں کیا ہو شرافت پیر ابراہیم افندی کی
خدا اُن سے ہے راضی اور محبوب خدا خوش ہیں
جو کرتے ہیں اطاعت پیر ابراہیم افندی کی
ستم کا تیرے اندیشہ نہیں ہے آسماں کوئی
کہ ہم کو ہے حمایت پیر ابراہیم افندی کی
علی کا وہ مقرب غوث اعظم کا مصاحب ہے
جسے حاصل ہو قربت پیر ابراہیم افندی کی
نہیں کس آنکھ میں پھرتی ہی اُنکی چاند سی صورت
نہیں کس دل میں الفت پیر ابراہیم افندی کی

کہاں ہو تشنہ کا مو جلد سیراب ہو آ کر
رواں ہے نہر رحمت پیر ابراہیم افندی کی

کمر بستہ رہو حکم خدا و حکم احمد پر
یہ ہے ہردم ہدایت پیر ابراہیم افندی کی

جمال اپنا دکھایا بمبئی میں جلوہ گر ہو کر
ہوئی ہم پر عنایت پیر ابراہیم افندی کی

مشائخ ہند کے زیر قدم آنکھیں بچھاتے ہیں
یہ ہے پیروں میں عزت پیر ابراہیم افندی کی

تجمل حضرت شبیر و شبر کا جو شیوہ تھا
وہی ہے پاک عادت پیر ابراہیم افندی کی

پیر ابراہیم نور مصطفےٰ
فضل حق مقبول غوث پاک ہیں
جان و دل سے کیوں نہوا نپر فدا
جنکے جلوہ سے ہے ظاہر ما اخفا
جسکا جی چاہے وہ آ کر دیکھ لے
نازنین جد امجد ہیں یہی
میرے مولا سے دعا مطلوب ہے
فضل ساعت کار صد سالا کند
ذرہ سایہ عنایت بہتر است

منتخب لاکھوں میں ہے یہ باصفا
انکے جد تو صاحب لولاک ہیں
ہیں وصی عہدہ بھی جدی ہے ملا
کُنت کنزاً کا نظارا برملا
ہیں ابو الوقت انسے جو ہی دولے
معدن جود و کرامت ہیں یہی
اک توجہ اُنکی بس مقصود ہے
نار ابراہیم را لالہ کند
از ہزاراں کوشش و طاعت برست

شان رحمت بودہ آقائے من
اک نظر سوے من بیچارہ کن
چارہ ساز بے کساں بر من نگر

دہ چہ رحمت بودہ آقائے من
مرہم زخم دل انگارہ کن
عاجزاں ناکارہ ام بر من نگر

والد اقدس کا گرچہ ہوں غلام
جیسا میں اُن کا غلام ان کا غلام

غوث کی آنکھوں کے تارے پیر ابراہیم ہیں
نور چشم مصطفیٰ لخت دل شیر خدا
کوکب برج حسن نجم شہید کربلا
حل مشکل انکے آگے ایک ادنی بات ہے

ہم غریبوں کے سہارے پیر ابراہیم ہیں
حضرت زہراؓ کے پیارے پیر ابراہیم ہیں
پنجتن کے ماہ پارے پیر ابراہیم ہیں
کیونکہ حیدرؓ کے دلارے پیر ابراہیم ہیں

کیا خطر ہندی کو اب تیرے ستم کا اے فلک
دیکھ لے سر پر ہمارے پیر ابراہیم ہیں

تجلی پیر ابراہیم ہیں غوث الوریٰ ئی ہے
عیاں نام خدا چہرہ سے نور مصطفائی ہے
یہ وہ دل ہے کہ جسمیں پیر کی الفت سمائی ہے
تری خاطر کیا ہی ترک سب کو قبلۂ عالم

زہے قسمت شبیہ غوث ہندوستانیں آئی ہے
مرے مرشد کی صورت خاص شان کبریائی ہے
یہ وہ سر ہے کہ جسکی پائے مرشد تک سائی ہے
تو چاہے اب تو شاہی ہے نہیں تو پھر گدائی ہے

نہ اٹھے گی کبھی ہندی تری دہلیز اقدس سے
یہ سر ہے اور سنگ آستاں ہی جبہ سائی ہے

مرحبا اے نازنین غوث اعظم دستگیر
ہوں اسیر رنج غم للہ رہائی دیجئے

دستگیری اب مری کیجئے اے پیر بے نظیر
دستگیری کیجئے اے نور عین دستگیر

پیرا براہیم سیف الدین افندی قادری
پنجتن کے لختِ جاں اے غوث کے بدر منیر

ہم سے مجبوروں پہ مغموں پہ آپ
ہو عنایت کی نظر اے دلبر پیران پیر

آپکی دہلیز کے ہیں شاہا خاک بوس
کیا فقیر و کیا حقیر و کیا امیر و کیا کبیر

رہبر من فیض کے ہاتھوں سے کر دیجئے رفو
گردش گردوں نے ڈالا ہے یہ دل مغموم چیر

یا پیر ابراہیم سیف الدین آفندی قادری
کر دور رنج و ہم سیف الدین آفندی قادری

کچھ ہم غریبوں پر بھی اپنا حصۂ لطف و عطا
ہو جائے اب تقسیم سیف الدین آفندی قادری

اپنی اس بندی کو بھی علم الہی کی ذرا
کچھ کیجئے تعلیم سیف الدین آفندی قادری

تیرے واری مجکو محشر میں پلانا ساقیا
اک ساغر تسنیم سیف الدین آفندی قادری

اپنے فیض اقلیم کو خیر بندی کو عطا
یا شاہ فیض اقلیم سیف الدین آفندی قادری

یا رسول کبریا سردار عالم آپ ہیں
ختم مرسل آپ ہیں سرکار عالم آپ ہیں

سب سے برتر سب سے بہتر سب کے افسر آپ ہیں
والی کون و مکاں مختار عالم آپ ہیں

خود صفت کرتا ہے اللہ یا محمد آپ کی
آپ محبوب خدا دلدار عالم آپ ہیں

آپکے لختِ جگر ہیں غوث اعظم رہنما
رمز داں کن فکاں اسرار عالم آپ ہیں

اولیاؤں میں ہی رتبہ آپکا سب سے بڑا
قطب اقطاب زماں انوار عالم آپ ہیں

اور مریدوں کے ہیں حامی حضرت غوث الورا
پیش رب ذو المنن غم خوار عالم آپ ہیں

غوثِ اعظم کے دلارے پیر ابراہیم ہیں
نور چشم مصطفی اسرار عالم آپ ہیں

با مروت با حمیت خوش مزاج نیک خو
خوش نہال گلشن گفتار عالم آپ ہیں

میرے گھر کو بخشی زینت لاکے تشریف آپ نے   دل سے ہم قربان ہیں سالارِ عالم آپ ہیں

منتظر لطف و کرم کی ہے تمہاری خادمہ
دستگیر بیکساں غمخوار عالم آپ ہیں

مرا مرشد ہے رہبر تیرے صدقے   شہ جیلاں کے دلبر تیرے صدقے
جگر بند نبی یا پیر تم ہو   دلِ شبیر و شبر تیرے صدقے
ملا دے جد امجد سے خدا را   مرے سالار سرور تیرے صدقے
نہیں دل صاف میرا تو عجب کیا   ترا سکہ ہے دلبر تیرے صدقے
اگر مسکیں ہوں میں اے پیر و مرشد   بنا دے تو تونگر تیرے صدقے
تڑپتا ہے دلِ بیتاب میرا   دکھا دے روئے انور تیرے صدقے
کہاں تک ہجر کے صدمے اٹھاؤں   رہوں تا چند مضطر تیرے صدقے
مری آوارگی کچھ رنگ لائے   کرے تو رحم مجھ پر تیرے صدقے
مری مشکل ہو آساں دو جہاں میں   مرے دلبند حیدر تیرے صدقے

کنیزک تیری ہے حوّا بھی یا پیر
کرم ہو کچھ تو اس پر تیرے صدقے

پیر ابراہیم کی کیا میں کروں صفت و ثنا   ہیں وہ بغدادی ہمارے پیشوا و رہنما
جنکا چوتھے آسماں تک غل نوشتو نہیں ہوا   حوریں جنت میں خوشی سے کہتی ہیں واہ مرحبا
جنکے دادا غوث تھے بس انکے یہ فرزند ہیں   اور پیارے لاڈلے ہیں مصطفےٰ کے دلربا
جن کی شہرت ہند میں اور سندھ میں ظاہر ہوئی   اونکے دادا ہیں علیؓ اور انکی دادی فاطمہؓ
رات دن میں کیوں نہ ہو جاؤں فدا اس نام کے   جن کا پیارا نام ہے بغدادی ابراہیم وا

کیوں نہ محتاجوں کی وہ یوں خبر صبح و مسا
میرے آقا میرے مرشد غوث کے ہیں دلربا

اے پیر پیارے میں تیرے صدقے — جہاں سے نیارے میں تیرے صدقے
حضور نامی جہاں کے حامی — مرے سہارے میں تیرے صدقے
جو دیکھے تیرا اے پیر چہرا — یہی پکارے میں تیرے صدقے
نبی کے دلبر علیؓ کے اختر — حسنؓ کے تارے میں تیرے صدقے
ہیں بخت آور ہی کو میسر — تیرے نظارے میں تیرے صدقے
ہو فیض اکرم کے شاہ ہر دم — ادھر اشارے میں تیرے صدقے
ستم کی ماری ہوں زار و مضطر — بچا لے پیارے میں تیرے صدقے
بھنور میں شاہا جہاز میرا — لگا کنارے میں تیرے صدقے

تیری کنیز کب ہے زار اب تک
نہ کیوں پکارے میں تیری صدقے

فروغ حسن رحمانی ہیں سیف الدین جیلانی — ظہور شان حقانی ہیں سیف الدین جیلانی
رسول اللہ کے فرزند سیف اللہ کے دلبند — بتول پاک کے جانی ہیں سیف الدین جیلانی
حسن شہزادے کے اختر شہید اللہ کے نیر — مہ محبوب سبحانی ہیں سیف الدین جیلانی
سلیمانِ زماں پرور براے خلق اسکندر — شہ اورنگ گیلانی ہیں سیف الدین جیلانی
اُمنڈ آیا ہے بحر غم تو کب ڈرتے ہیں اس سے ہم — ٹلا دینے کو یہ طغیانی ہیں سیف الدین جیلانی
بلاے ناگہانی کا انہیں کیا خوف کیا خدشہ — جو تیرے زیر نگرانی ہیں سیف الدین جیلانی

فلک تو لاکھ دے چکر نہیں اِس خادمہ کو ڈرا

مٹانے کو پریشانی ہیں سیف الدین جیلانی

شرف کیا اختر برج شرف ماہِ مبیں تم ہو
امام العالمین تم ہو امیر المسلمیں تم ہو

شہنشاہ ہدیٰ شاہ ولا سلطان دیں تم ہو
جناب غوث صمدانی کے سجادہ نشیں تم ہو

جناب پیر ابراہیم تم رشک خلیل اللہ
مرا اک کے نہیں ہر قلب مومن کے مکیں تم ہو

تمہارا نور چمکا ہو گئی کافور تاریکی
مٹانیوالے ظلمت کفر کے ای ماہ دیں تم ہو

نہیں تمسے جدا ہوں اور نہ تم مجھسے جدا حضرت
ہی ثابت نحن اقرب سے مرے دلکے قریں تم ہو

نہ کیوں حاصل خوشی ہو اس بہروسہ پہ بہلا ہمکو
خدا نے خود کیا ہی مالک خلد بریں تم ہو

میں سمجھوں گوہر نایاب یا کہ لعل بے قیمت
مرے آقا مرے دلکی انگوٹھی کے نگیں تم ہو

حسینان جہاں میں غور کی آنکھوں نسے دیکھا تو
مرے محبوب پیارے دلربا دلبر حسیں تم ہو

اگر تم ہمسے پردہ کرنا چاہو ہو نہیں سکتا
ہماری آنکھ کی پتلی میں اے پردہ نشیں تم ہو

فراوت کیا تمہارے خاندان کی ہو بیان حضرت
علیؑ کے شاہزادے آل ختم المرسلیں تم ہو

لقب محبوب سبحانی تمہارے جد نے پایا ہے
خدا کے خاص دلبر اور میرے پیارے یقیں تم ہو

تمہارے نور کا شعلہ ہمارے واسطے سایہ
بروز حشر ابر شاہِ مہر آتشیں تم ہو

چمن میں دیکھکے اے ساقیا گلبن یہ کہہ اوٹھا
گل سوسن ہو یا گلفام و برگ یاسمیں تم ہو

ہو بیخود سونگھ کے عرق جبیں عطار کہتا ہے
سراپا عطر بیہوشی حسینی مہ جبیں تم ہو

تمہارے جلوہ گاہ ناز سے کیا چاندنی چٹکی
پہ چھانی سیٹھ کے اک نجم روشن مہو دیں تم ہو

تصدق پیر ابراہیم کے ہر اک کہتے ہیں
اے حوا پیر کی اپنے کنیز کمترین تم ہو

اے حوا پیر ابراہیم کی کچھ یہ بدولت ہے
کہ بزم شعر کے اسوقت پر اک نقطہ چیں تم ہو

خبر مشہور یہ کردو کہ سیف الدین آتے ہیں
قدم کا چلکے بوسہ لو کہ سیف الدین آتے ہیں

زیارت کےلئے اب حاصل جناب پیر کی اے دل
بری ہر رنج و غم سے ہو کہ سیف الدین آتے ہیں

خدا کے وہ پیارے ہیں غریبوں کے سہارے ہیں
عطا کی اک نظر چاہو کہ سیف الدین آتے ہیں

گذارش دلسے اب کیجئے مرادیں اپنی سب لیجے
نہ کچھ مطلب چھپا رکھو کہ سیف الدین آتے ہیں

تمہاری لونڈیاں ہیں دو خدیجہ شاعرہ دیکھو
نہ کیوں ہم پر عنایت ہو کہ سیف الدین آتے ہیں

آگئے پیر ابراہیم ولی اب کامل
اے دلا اب تو ترا مدعا ہوگا حاصل

اس زمانہ کے وہ ہیں غوث قطب اور ولی
اسلئے ہوتے ہیں سب نام کو سنکر مائل

غوثیت کے ہیں کرامات سب انہیں ظاہر
ہیں ریاضت میں وہ ہیں تقوی میں ایسے کامل

تری بیتابی سے دل سینہ سے پھٹا میرا
مت تڑپ کر صبر کر اب ہوتی ہے بیعت حاصل

اگرچہ قدمونسے ہو نہیں دور مرے آقا کے
پھر تصور یہی کہتا ہے کہ تو ہے واصل

رخ زیبا کو نہ دیکھا نہ وہ ابرو خمدار
سیف الدین پیر نے کی سیف ہے تجکو گھایل

ہاتھ پر انکے تو بیعت سے مشرف کردے
یا خداوند ترے در کی ہے عفت سائل

درحالات مسطرح تجلیات الٰہی مورد انوار نامتناہی مجمع لطایف روحانی گنجینۂ سبحانی مشہور دیار رومی شامی مولانا ومرشدنا الاعظم مرحوم المبرور سید مصطفیٰ القادری طیب اللہ مرتبہ ورفعہ فی عالم المقدس رتبہ خلف الرشید واقف رموز خفی دہلی الفہم سید سلیمان القادری بغدادی سجادہ نشین درگاہ ملائک بارگاہ محبوب داریں مقبول کونین قطب الاقطاب غوث الاعظم شیخ عبدالقادر جیلانی قدس سرہ السامی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

ہیں محی الدین شاہ دو سرا
سنیئے خاصانِ خدا کا حال ہے
کون اوصاف مبارک لکھ سکے
ہیں کرامتیں ہزاروں آپ کی
سینکڑوں ملفوظ انکے حال کے
رکھتے تھے پوشیدہ حضرت آپکو
آپ فرماتے نہ تھے کچھ اپنا حال
خوب ہی اس باب میں تحقیق کر
جب لکھی یہ مثنوی معنوی
جو اشائے چند عاجز نے لکھے

تاقیامت ہے تصرف آپ کا
پیر سید مصطفیٰ کا حال ہے
قطب تھے اور آپ غوث وقت تھے
آپ مادر زاد ہیں گے ولی
ہیں سبھی بغداد میں لکھے ہوئے
تاکہ سرّ باطنی ظاہر نہ ہو
خادموں کے مختلف ہیں قیل وقال
حال عاصی نے لکھا ہے مختصر
باطنی تائید بھی تھی پیر کی
کافی ہیں بس عاقلوں کیواسطے

اُنپہ تھا کس طرح فضل ذو الجلال
غوث کی مسند پہ سجادہ بنے
پہلے تھا بغداد کا مشکل سفر
آب دُخانی جاتے ہیں اکثر جہاز
کہتے ہیں حضرت کے جد پاک سے
جو تصرف ہے شہِ جیلاں کا
ہم اگر بغداد میں آئے تو کیا
آپکی حضرت عرب کی ہے زباں
گر کریں بیعت پیادہ دیتے ہیں
نا ہمیں معلوم ہوتی بول چال
جان لیتا ہے ہماری یہ ستم
سنکے یہ معروضہ حضرت رحم سے
تین دن تک تھے مراقب وہ جناب
پیر سلیماں ہے جو تیرا دل ربا
جب تولد ہوویں وہ عالم تمام
ہم کرینگے اُنکا سامان باصواب
کہتے ہیں حضرت تولد جب ہوئے
عبد فتاح نام تھا تھے وہ جواں
بحر و بر کی آفتیں سہتے ہوئے

سنیئے پیدایش کا ہے آگے کا حال
پیر تھے سید علی جد آپ کے
شاذ جاتے تھے کوئی ہندی اُدھر
اور بہت جاتے ہیں ہندی با نیاز
ہندیاں فریاد یوں کرنے لگے
ہند سے لے تا عرب ہے غلغلہ
کس سے بولیں اپنے دلکا مدعا
سب ہیں عاجز گفتگو میں ہندیاں
اور کچھ ارشاد فرما دیتے ہیں
ہم سنا دیں کسطرح حضرت کو حال
اپنی حضرت سمجھیں نہ حضرت کی ہم
روضۂ پُر نور میں حاضر ہوئے
غوثِ اعظم سے ہوا اُسدم جواب
اسکی بی بی کو حمل ہے لڑکے کا
پیر سید مصطفیٰ ہو اُن کا نام
ہوئینگے سب ہندی اُنسے فیضیاب
ایک شخص آئے اُسیدن ہند کے
لایق اور قابل تھے اور افصح زبان
پہنچے تھے بغداد کو وہ شوق سے

خواب دیکھے رات کو جد آپ کے | یوں ہوا ارشاد حضرت پیر سے
یہ جو ہندی آگیا ہے خوش نظر | اپنے پوتے کو حوالے اُسکے کر
میرے یاں آنے جو محنت اُسنے کی | ہے وہ مقبول اسکا ثمرہ ہے یہی
صبح بلوا کر انہیں توقیر سے | گود میں اُنکے دیا سجادہ نے
اس سبب ہندی زبان کرتے تھے آپ | خاص دلّی کی زبان کرتے تھے آپ
ترکی اور تازی اور فارسی | پشتو اور کُردی زبان بھی یاد تھی
اور پڑھائے ہیں علوم ظاہری | مولوی حیدر علی ہیں دہلوی
سات سال اپنا وطن چھوڑے ہوئے | آپکی تعلیم میں مشغول سے تھے
ہندیوں اپنے لئے سوچو ذرا | کیسے سامان کر دیئے غوث الوریٰ
اسم والا پیر سیّد مصطفےٰ | پیر شمس الدین لقب ہے آپکا
چوں حدیث پیر شمس الدین حدیث | شمس چہارم آسمان سر در کشید
واجب آمد چونکہ آمد نام او | شرح رمز گفتن از انعام او
ایں نفس جاں دامنم بر تافتست | بوے پیراہن یوسف یافتست
شمس در خارج اگرچہ ہست فرد | میتواں ہم مثل او تصویر کرد
لیکن آن شمسی کہ شد ملتش اسیر | نبودش در ذہن در خارج نظیر
آفتاب آمد دلیل آفتاب | گر دلیل است باید ازوے رو متاب
روئے انور تھا منور چاند سا | جس نے دیکھا بول اٹھا صل علی
نور حق تاباں بود اندر ولی | نیک بیں باشی اگر اہل دلی
پیر سلیمان والد ماجد کا نام | آج وہ سجادہ ہیں عالیمقام

پھر سید عبدالرحمن با خدا — آپکے سسر بھی ہیں اور ہیں چچا

والد ماجد کے تھے حضرت جانشین — تسپہ پہونچا فیض غوث العارفین

ہے شہنشاہی امارت باپ کی — سیدہی سادی تھی فقیری آپکی

پہنے رہتے تھے فقیرانہ لباس — پھرتے تھے تنہا نہ کوئی آس پاس

دل ہر اک کا شاد رکھتے تھے سدا — خلق تھا حضرت رسول اللہ کا

چاہا جو دینا اوسے دیا دیئے — دیں جو چاہا ولی اسکو کیئے

مشرق اور مغرب میں ہی حضرت کا نام — مختصر کچھ حال لکھتا ہے غلام

کم سنی سے اپنے وہ عاجز نواز — کرتے بیعت سے ہر اک کو سرفراز

تین سو خادم جو پورے ہو گئے — پوچھا جد نے آپکے خدام سے

اندنوں بیعت کی خاطر میرے ہاں — کیا سبب آتے نہیں ہیں ہندیاں

عرض کی لوگ اندنوں نے شوق سے — کرتے ہیں پوتے سے بیعت آپکے

ہوکے برہم ایک خادم سے کہا — پھر سید مصطفیٰ کو لا بلا

خوف سے تھراتے جد کے سامنے — جوڑکر ہاتھ آپ حاضر ہو گئے

چودھواں سال اندنوں تھا دوستو — اسلیئے جد کی تھی اسمیں گفتگو

کمسنی کے باعث اس دم برملا — قاعدہ شرعی کیا جد سے ادا

خشم سے پوچھا یہ جد پاک نے — کرتے ہو بیعت یہ کس کے حکم سے

سر کو نیچا کرکے اس دم وہ ولی — اشک بھر آنکھوں میں جد سے عرض کی

شوق سے آئیں جو میرے سامنے — کسطرح پھیروں انہیں اے جد میرے

ہوکے برہم جد والا نے کہا — بیٹھ رہے بس آپکے حجرہ میں جا

بس محی الدین کے وہ نونہال
دید تھی محبوب کی صبح ومسا
ہے یہی راہ سلوک عارفین
رات کو ایکبار وہ رشک قمر
کمسنی میں یہ ریاضت جو ہوئی
والد ماجد جو بلواتے کبھی
کہتے تھے بیٹھا ہوں جسکے حکم سے
اب کرامت آپ کی سنیئے ذرا
تھا جہاز اک جسمیں تاجر تھا سوار
قدرت حق سے ہوا طوفان وہاں
کوئی چلایا خدا اسکا نام لے
لے چکے سارے ولی اللہ کے نام
واں تو یہ منظور تھا اللہ کو
یک بیک تاجر کے دلمیں آگیا
نام سے انکے پکارا چاہیئے
شور کر کے گڑگڑا کر یوں کہا
شان کچھ اپنی بتادو پیر سید مصطفیٰ
ہی غضب پر جوش طوفاں اور بھنور میں ہی جہاز
بحر و بر جبکے تمہارے حکم کے باہر نہیں

بند کر حجرہ رہے ہیں تین سال
روبرو روضہ کے حجرہ آپ کا
بے الگ بیٹھے کے کچھ ہوتا نہیں
جاتے تھے حاجت کو حجرہ کھولکر
کھل گئے حضرت پہ سر باطنی
عذر کرتے تھے نہ آتے تھے کبھی
فدوی کے اور آپکے بھی ہیں بڑے
تین سو خادم میں اک سوداگر بھی تھا
مال بھی تھا اور مردم بے شمار
لوگ چلاتے تھے کر آہ فغاں
کوئی دیتے انبیا کے واسطے
تھک گئے بیچارے چلا کر تمام
پیر سید مصطفیٰ کا نام ہو
پیر میرا گرچہ ہوا کمسن تو کیا
کیونکہ یہ محبوب کے ہیں لاڈلے
دو اماں یا پیر سید مصطفیٰ
ہمکو طوفان سے بچادو پیر سید مصطفیٰ
پار اب اسکو لگادو پیر سید مصطفیٰ
جوش دریا کا مٹادو پیر سید مصطفیٰ

بہر تہ و بالا جہاز اب ڈوبتے ہیں سب غریب
بند نکالا آپکے ڈوبوں کو بارہ سال کے
رات گزری تھی برابر دو پہر
شاہزادے یاں جناب غوث کے
پہنچے حجرہ میں وہیں غوث الورا
سو رہے کیوں بیفکر اے نازنیں
یاں میاں کو خوش فرے کا خواب ہے
ہم ہیں اہلِ بیت لے میرے وصی
دیندار اور دنیا داروں کی خبر
کیا کہو گے پیشِ رب العالمین
کون اب چلّا رہا ہے شور کر
بازو حضرت کا پکڑ کر غوث نے
کمسنی کے باعث اُس سردار کا
دوسرے بازو سے وہ عاجز نواز
لگ گئی بازو میں میخ آہنی
چھوڑ کر حضرت کو حجرہ میں وہیں
رات کو ہرگز نہ سونا میرے جان
معرفت کے اور جو ارشاد تھے
یعنے حضرت کو خلافت معنوی

کچھ کرامت یاں بتادو پیرِ سیدِ مصطفیٰ
ڈوبتوں کو تم بچادو پیر سیّد مصطفیٰ
بحر کو طوفان تھا اک جوش پر
پڑہ تہجد کچھ شکر خوانی میں تھے
پائے اقدس سے جگا کر یوں کہا
کچھ مریدوں کی خبر ہے یا نہیں
وہاں غلاموں کیلئے گرداب ہے
تابع امت ہے رسول اللہ کی
گر نہ رکھیں روز شب ہم اُسے پسر
پوچھیں گے جد ہم شفیع المذنبین
کچھ ہے دریا کے بھی طوفان کی خبر
موج میں طوفان کے بس پہنچا دئے
ایک بازو ہاتھ میں حضرت کے تھا
چھوڑے ہیں لاکر کنارے پر جہاز
آستیں حضرت کی خون سے تر ہوئی
یوں ہوا ارشاد غوث العارفین
عارفوں کو نیند آتی ہے کہاں
آپ کو سینہ بسینہ مل گئے
غوث اعظم جد اعلیٰ سے ملی

بس فناے جد خوش آمین آپ — شمس الدین کیا ہیں محی الدین ہیں آپ
رمز اک کہتے ہیں ہم اسے عارفو — دلکے کانوں سے اسے سنکر رکھو
ایسا فرمایا ہے حضرتِ غوث نے — بوسعید پاک ہیں مرشد مرے
اِن سے مجکو ظاہری خرقہ مِلا — ہے اِنہیں سے میرا جاری سلسلہ
تربیت جنسے ہوئی ہے معنوی — وہ محمد مصطفیٰ ہیں اور علی
ہے مبارکباد اے امیر و فقیر — پیر سید مصطفیٰ ہیں جنکے پیر
غوث اعظم اور اُنکے درمیاں — واسطہ ہے اک اس سے ہی عیاں
اس قرینے سے رسول اللہ کے — درمیاں میں ٹھیرے ذوہی واسطے
جب خودی میں آئے سید مصطفیٰ — جلوہ گر وہاں سے ہوے غوث الوریٰ
آپکے دادا کے حجرہ میں گئے — پاے اقدس سے جگاکر یوں کہے
اچھے دادا اچھے پوتے اچھے پیر — اچھے درماندوں کے حامی دستگیر
کوئی صحرا میں پریشاں جانگداز — ڈوبتا ہے بحر میں کوئی جہاز
میں نہیں غافل مریدوں سے کبھی — جو پکارا دستگیری ہے مری
آپ سجادہ نشیں سوویں ادہر — بحر و بر کی روز و شب ہم لیں خبر
جاؤ سید مصطفیٰ کے پاس اب — آج اُنپر ہوگیا ہے فضلِ رب
یہ علامت بحر کے طوفان کی تھی — آستیں حضرت کی تھی بھیگی ہوئی
رات ہی کو حکم حضرتِ غوث نے — جد والا پوتے سے مِلنے چلے
شاہزادے کو ہوئی جس دم خبر — آپ بھی دوڑے ہیں حجرہ کھولکر
ہاتھ پوتے کا پکڑ کر لے گئے — تخت پر بٹھلاے اپنے بازو سے

چشم کو بوسے دیئے پیشانی چوم ۔ پوتے سے فرمائے وہ گنج علوم
بیٹھے بیٹھے حجرہ میں وہ دل ربا ۔ شاہ دیں کو تم نے اپنا کر لیا
رنج جو کچھ میری جانب سے ہوا ۔ عفو کر سکتے ہو بحر مصطفیٰ
رات ہی کو دی خلافت آپ نے ۔ مہر بھی سجادگی کی دیدیئے
مہر کھدوانے کی دی پروانگی ۔ بولے جبتک مہر رہنے دوسری
لکھ رکھی تاریخ جد پاک نے ۔ سکو واقف کر دیئے اس حال سے
کہتے ہیں حضرت جو نکلے حجرہ سے ۔ ایک مدت جذب کیحالتیں تھیں
رہتے تھے خاموش اکثر وہ ولی ۔ روضۂ اقدس کیجانب دید تھی
حال سوداگر کا پھر سنئے ذرا ۔ جب جہاز اسکا کنارہ پر لگا
بولا مجکو ہے یہاں کھانا حرام ۔ میں نہ اس جا پر کرونگا یک مقام
بولتا تھا یہ ہر اک سے شاد ہو ۔ میں اسیدم جاؤنگا بغداد کو
لے لیا چوتھائی اپنے مال کی ۔ ساتھ والوں نے بھی جو جو نذر دی
لیکے سب بغداد میں حاضر ہوا ۔ پوچھا کس جا ہیں سید مصطفیٰ
بولے سوداگر سے تب وہاں کے غلام ۔ مال یہ سجادہ کا ہے حق تمام
وہ کہا نذر انکو بھی دونگا بجا ۔ کیونکہ سجادہ کا ہے رتبہ بڑا
لیکن اتنا مال یہ دل فگار ۔ پیر پر اپنے کروں گا میں نثار
جب قدمبوسی ہوئی اسکو نصیب ۔ بنگئی حالت اس عاشق کی عجیب
اپنے پر گزرا تھا جو کچھ سانحہ ۔ واں سبھوں پر اسنے افشا کر دیا
جد سے تب فرمائے وہ بندہ نواز ۔ جسکو ہم تھامے اسی کا تھا جہاز

یہاں جو حضرت نے لکھی تاریخ تھی ۔۔۔ بولا سوداگر وہی تاریخ تھی
آپ کو جب ظاہر خرقہ ملا ۔۔۔ سن تھا تب حضرت کا ستر و سال کا
جب سدھارے جد سوئے خلد بریں ۔۔۔ آپکے والد ہوئے ہیں جانشیں
کہتے ہیں اک سال والد آپکے ۔۔۔ روم کو تشریف اپنی لے گئے
دجلے کو ایک بار طغیانی ہوئی ۔۔۔ ڈر گئے بغداد کے ساکن سبھی
ڈوبنے کا شہر کے اندیشہ تھا ۔۔۔ صحرا صحرا بھاگنے عالم لگا
بند دکانیں کئے خوف سے ۔۔۔ آستاں پر غوث کے حاضر ہوئے
بادشاہ حاضر تھا عسکر کا مشیر ۔۔۔ عرض حضرت سے کی یا دستگیر
ہے دعا کا وقت اسدم ایجاب ۔۔۔ ورنہ دریا ہمکو کرتا ہے خراب
آپ بولے روم میں ہیں باباجان ۔۔۔ کام یہ انکا ہے اے پیر و جواں
عرض کی سب نے کہ وہ کیا آپ کیا ۔۔۔ فیض سب میں ہے جناب غوث کا
الغرض معروضہ سے مخلوق کے ۔۔۔ جالی اقدس میں دادا کے گئے
ہو مراقب بولے ای محبوب رب ۔۔۔ ہم دعا کیواسطے جاتے ہیں اب
آپ اسدم شرم رکھیئے ایجاب ۔۔۔ ساتھ اس فدوی کے چلئے ایجناب
آپ باہر آئے ہیں جب روضہ سے ۔۔۔ اشک جاری آپکی آنکھوں سے تھے
جب کنارے دجلے کے پہنچے حضور ۔۔۔ آدمی لاکھوں ہی تھے نزدیک دور
پاس پانی کے مصلے کو بچھا ۔۔۔ بیٹھے حضرت اک دوگانا کر ادا
مانگتے تھے حق تعالیٰ سے دعا ۔۔۔ یاالٰہی از برائے مصطفیٰ
رحم فرما اپنی تو مخلوق پر ۔۔۔ سات گز پانی یہاں سے دور کر

بادشاہ بغداد یہ کہنے لگا
گھر چلیں حضرت اور بس مانگیں دعا

مجکو اندیشہ ہے اسدم موج سے
بحر حضرت پر نہ طغیانی کرے

آپ بولے اب چلے جاویں تمام
میں کروں تنہا اسی جا پر مقام

مجکو اپنی جان کی پرواہ نہیں
دیکھتا ہوں شان رب العالمین

یا ڈوبا دیتا ہے یہ شب کو مجھے
یا ہٹا دوں حکم حق سے میں اسے

حکم سے حضرت کے سارے خاص و عام
آگئے ہیں اپنے گھروں کو وقت شام

رات ساری زور سے بارش رہی
ایک عبا اوڑھے ہوئے تھے وہ ولی

صبح آکر دیکھا سب مخلوق نے
ہٹگیا پانی تھا حق کے حکم سے

اور سنئے حال ہے اک دوسرا
لڑکا اک مومن کا تھا مجنوں سا

جب طبیبوں نے جواب اسکو دیا
لائے ہیں بغداد میں سب اقربا

ڈالے ہتکڑیاں تھے اسکو بیڑیاں
کیونکہ سب کو مارتا تھا وہ جواں

آیا وہ حضرت کے جسدم روبرو
آپ نے فرمایا اس کے باپ کو

یہ نہیں دیوانہ اس سے مت ڈرو
بیڑیاں ہتکڑیاں اسکی کاٹ دو

حکم سے حضرت کے جب بیڑی کٹی
دور وحشت ہو گئی دیوانہ کی

کی قدمبوسی وہ روضہ پر گیا
چوما چوکھٹ اور آنکھوں سے ملا

ایکدن پوچھا گیا یہ آپ سے
عہدے کیا ہیں غوث کے دربار کے

آپ مخفی بولے یہ سر نہاں
ایک ناظم ایک وصی ہوتے ہیں یاں

عہد سے حضرت محی الدین کے
دو ہی عہدے آجتک جاری ہے

منتظم والدین حضرت کا وصی
بھائیوں میں سے ہمارے ہر کوئی

آپ نے اپنا نہیں فرمایا نام سب خدائی بولتی ہے انکا نام
پھر ہوا معروض اے حق کے ولی بعد اُنکے کون پھر ہوگا وصی
آپ بولے ہے یقیں ایسا مرا شاید ابراہیم ہو لڑکا مرا
پیر ابراہیم کا بھی سنئے حال پندرہ کا اندنوں ہے سن وسال
کچھ سمجھکر ایک سال آگے ہی سے جانشین اپنا بنایا آپ نے
اب نشانی پوچھو حضرت کی اگر ایک ہی فرزند ہیں یہ خوش نظر
پیر سیف الدین لقب ہے آپ کا یک کرامت انکی بھی سُنئے ذرا
فضلِ حق سے پندرہ سے سن ہے کم باپ کے اپنے قدم پر ہے قدم
ایکدن نانا کے اپنے گھر گئے سب اُٹھے تعظیم کو چھوٹے بڑے
ایک خادم درد سے معذور تھا رہ گیا بیٹھا نہ اُسدم اُٹھ سکا
آپ غصہ سے کہے اے بے ادب کیوں نہ کی تعظیم تو نے میری اب
وہ کہا یا شاہ میں مجبور ہوں پاؤں ہیں اکڑے ہوئے معذور ہوں
آپ بولے کون ہے شاہد ترا بولے سب معروضہ ہے اسکا بجا
درد تھا مفصل میں گھٹنو نکے اُسے بیٹھے جا نزدیک اُس بیچارے کے
درد کی جا تھوک کر فرمائے تب میرے جد کا نام لیکر دوڑ اب
بس اسیدم وہ لگا ہے دوڑنے حاضرین جتنے تھے سب حیران ہوئے
دوستو آگے ہے غم کی داستاں کونسے مُنہ سے ہو رحلت کا بیاں
سینۂ خواہم شرحہ شرحہ از فراق تا بگویم شرح دردِ اشتیاق
نشۂ غم سے قلم مدہوش ہے سینہ میں دریائے غم کا جوش ہے

یوں تو ہے بغداد میں آقا مرے
ہے دمِ تحریر خامہ نوحہ خواں
تذکرہ انکا ہر اک محفل میں ہے
جو حضرت کو نہ تھے پہچانتے
کچھ مہینے پہلے سے وہ با خدا
اور پہنا دیئے کئی خرقہ روبرو
جمعہ کی شب شاہزادے کو لے
بند کر دروازہ رہتے نیم شب
ان دنوں جو آتے بیعت کیلئے
کی وصیت رو کے تب اے نونہال
ہر کسی مشکل میں بیچارے تمام
بس اُسی دم غوثِ اعظم کے حضور
جب قریب آیا زمانہ وصل کا
میرا پہونچانا مریدوں کو سلام
جو ہوا پیدا سو وہ ہوگا فنا
گر ہوا میں تم سے ظاہر میں جدا
وقت آں آمد کہ من عریاں شوم
میں ہوں مہمان خدا اے دوستو
وادریغا وادریغا وادریغ

آنا جانا تھا انہیں کیواسطے
کیا لکھوں حالِ وفاتِ نوجواں
انکی الفت ہر کسیکے دلمیں ہے
وہ بھی روتے ہیں تو حیرت ہے مجھے
موت کا کرتے تھے اکثر تذکرہ
کر دیئے سجادہ صاحبزادہ کو
جاتے تھے روضہ میں غوث پاک کے
باطنی اسرار دکھلاتے تھے سب
آپ انہیں کے پاس بھجوا دیتے تھے
چاہیئے مرے مریدوں کا خیال
تمسے معروضہ کریں گے لاکلام
انکے معروضوں کو پہونچانا ضرور
کی وصیت آپ نے سب کو بُلا
اور پہنچے اُن کو آخر یہ پیام
ہے وہی اِک ذاتِ خالق کو بقا
خوف کیا حافظ تمہارا ہے خدا
جسم بگزارم سراسر جاں شوم
میری جا سے سمجھو ابراہیم کو
آفتاب ہندیاں شد زیر میغ

روز تھا اتوار کا اندوہ گیں | ماہ ذی الحجہ کی تھی ستائیسویں
تیرہ سو پر چھے تھے ہجری جانگداز | واصل حق ہو گئے بندہ نواز
سال رحلت راز ہاتف ایں ندا ست | واصل اسلام سید مصطفیٰ است
یہاں سے گر پردہ گئے تو کیا ہوا | حشر تک زندہ ہیں سارے اولیا
جب ولیعہد ایسا دنیا سے اُٹھے | دل سے سجادو کے پوچھا چاہیئے
کیوں نہو بغداد میں غم آپ کا | ہیں گئے ہندو دکن ماتم سرا
شام میں انکی زیارت کی ہے دہوم | فاتحہ خواں ہیں تمامی اہلِ روم
یہ نواسا تھا رسول اللہ کا | ہفت کشور میں ہے اُنکی فاتحہ
ہیں یہ الہامی دو بیتیں عاشقو | جس کو سنکر عارفونکو وجد ہو
سات سو گذرے پرانے ہاتھ سے | وہ ہی نقشہ کھینچا پھر نقاش نے
یہ مجدد اپنے لاثانی ہوئے | ثانی محبوب سبحانی ہوئے
ہیں محی الدین معشوق خدا | آپ کے معشوق سید مصطفیٰ
حق کے یہ مطلوب کے مطلوب ہیں | بالیقیں محبوب کے محبوب ہیں
یاد رکھ اسکو غلام دستگیر | مثل جد کے یہ بھی ہیں پیران پیر
رہ تو حضرت کی غلامی میں مدام | جیسا تو اُنکا غلام اِن کا غلام
ایک سگ تھا اُنکے تو دربار کا | فیض سے حضرت کے دولہ بنگیا
اے جناب پیر سید مصطفیٰ | آپ ہیں مقبول محبوب خدا
برگزیدہ خاندانِ مصطفیٰ | مصطفیٰ آلِ محمد مصطفیٰ
یا ولی یا پیر یا روشن ضمیر | دستگیری کیجئے یا دستگیر

ہم سبھی آپ ہی کے گھر کے ہیں غلام ۔۔۔ رحم کی ہم پر نظر ہو صبح و شام

دین اور دنیا میں اے مولا میرے
والی ملک دکن شاداں رہے

کیا بشر سے ہو بیاں پیر سید مصطفیٰ ۔۔۔ عقل کل ہے مدح خواں پیر سید مصطفیٰ
بالیقین محبوب سبحانی کے یہ محبوب ہیں ۔۔۔ اور کیا ہو وصف شان پیر سید مصطفیٰ
قاب قوسین انکے جد کے جد کا ہے ادنیٰ مقام ۔۔۔ لامکاں بھی ہے مکاں پیر سید مصطفیٰ
کھولکر آنکھیں تو دیکھو کرتے ہیں کس قہر سے ۔۔۔ حملے شیروں پر سگاں پیر سید مصطفیٰ
سب گنہگار دنکا نانا کے یہ دیتے ہیں جواب ۔۔۔ ہوا اسے دن امتحان پیر سید مصطفیٰ
ہوگیا اے دوستو عین جوانی میں وصال ۔۔۔ کیا کہوں میں داستان پیر سید مصطفیٰ

عرش منزل بھی ہوئی تو کیا غلام دستگیر
چھوڑیو مت آستان پیر سید مصطفےٰ

جب سے ہوں محو خیال پیر سید مصطفیٰ ۔۔۔ روبرو ہے بس جمال پیر سید مصطفےٰ
اپنے تو سمجھو جو تفسیر ہو الاول پڑھو ۔۔۔ ہے ہو الآخر کمال پیر سید مصطفیٰ
حق نما ہوں اور پیغمبر نما ہوں دوستو ۔۔۔ میں ہوں مرآت جمال پیر سید مصطفیٰ
جس سے یہ راضی ہوے اس سے خدا راضی ہوا ۔۔۔ قہر خالق ہے جلال پیر سید مصطفیٰ
بے نشاں کی فکر میں ضائع نہ کر عمر عزیز ۔۔۔ ڈہونڈے اے ناداں وصال پیر سید مصطفیٰ
لا وجود مصطفیٰ ہزا وجود مصطفیٰ است ۔۔۔ یہ کلام حق ہے قال پیر سید مصطفیٰ
١٣٠٦
تیرا سے چھ ہجری کی تھی ستائیسویں ۔۔۔ ہے یہی سال وصال پیر سید مصطفیٰ
چھوڑتا ہے جسم خاکی جب غلام دستگیر ۔۔۔ روح ملتی ہے مثال پیر سید مصطفیٰ

جان و دل سے ہوں فدائے پیر سید مصطفیٰ
جب احمد ہے دلاسے پیر سید مصطفےٰ

روئے روشن آیۂ تطہیر کی تفسیر ہے
نص قرآن ہے ثنائے پیر سید مصطفیٰ

انکے جد کا ہے ولی اللہ کے کندھو پر قدم
میرے سر پر ہوے پائے پیر سید مصطفیٰ

سچ تو یہ ہی اُسکو اللہ بھی بگاڑے گا نہیں
بالیقیں جسکو بنائے پیر سید مصطفیٰ

باخدا دیوانہ با مصطفیٰ ہشیار باش
جامی لکھتے ہیں ثنائے پیر سید مصطفیٰ

گر انا محبوب کہدوں ہجو دیں کیا عجب
میں سراپا ہوں فنائے پیر سید مصطفیٰ

یا الٰہی ہمکو تاب آفتاب حشر میں
جا ملے زیر لوائے پیر سید مصطفیٰ

خواب میں بھی چونک کر کہتا ہوں اُنکی یاد میں
آئے آئے آئے آئے پیر سید مصطفیٰ

لوح دل سے ماسوا اللہ محو کر دے یا الٰہ
کچھ نہ رکھ باقی سوائے پیر سید مصطفیٰ

گر نہ آؤ مرقد تاریک میں اے غوث پاک
ہمکو دکھلادو ضیائے پیر سید مصطفیٰ

فاش سر باطنی ہوتے ہیں پیکر جام وصل
خوب سینے کو چھپائے پیر سید مصطفیٰ

ہم مرید غوث ہیں عاصی ہیں روز بعث و نشر
بخشدے یارب برائے پیر سید مصطفیٰ

محو صوت سرمدی ہوں میں غلام دستگیر
گوش دلمیں ہے صدائے پیر سید مصطفیٰ

بغدادی سید مصطفیٰ یہ مصطفیٰ وہی تو ہے
اور نائب غوث الورا یہ مصطفیٰ وہی تو ہے

کس دبدبہ سے دم بدم جھکنے لگے زیر قدم
جملہ رقاب اولیا یہ مصطفیٰ وہی تو ہے

جو گنج میں مخفی کہ تھا وحدت میں آ کثرت بنا
کوئی نہیں ہے دوسرا یہ مصطفیٰ وہی تو ہے

اول وہی آخر وہی باطن وہی ظاہر وہی
قرآن میں دیکھو ذرا یہ مصطفیٰ وہی تو ہے

تاؤ الست کا کیا ہوا اور دی صدا قالوا بلیٰ
کسنے کہا انی انا یہ مصطفیٰ وہی تو ہے

موسیٰ کلیم اللہ بنے جو بندہ تھے انوار کے
خود طور پر جلوہ کیا یہ مصطفیٰ وہی تو ہے

بنکر خلیل اللہ کبھی آتش میں جا نمرود کی
فرحت کا گلشن کر دیا یہ مصطفیٰ وہی تو ہے

شکل ذبیح اللہ ہوا نیچے چھری کے سر رکھا
کرتا ہو احمد خدا یہ مصطفیٰ وہی تو ہے

کس شغل میں ہے دستگیر انکو سمجھ پیران پیر
ہو لیکے برزخ میں فنا یہ مصطفیٰ وہی تو ہے

آج حضرت پیر سید مصطفیٰ کا عرس ہے
غوث اعظم محی الدین کے دلربا کا عرس ہے

صدق دل سے لائیے تشریف بزم پاکمیں
عاشقو معشوق معشوق خدا کا عرس ہے

مصطفیٰ کے لخت دل زہرؓ علی کے نور عین
رہبران راہ دین کے رہنما کا عرس ہے

فضل حق سے پیر شمس الدین تھا جنکا لقب
عارفو اُس آفتاب اولیا کا عرس ہے

صفحہ عالم منور نور سبحانی سے ہے
کیوں نہو محبوب محبوب خدا کا عرس ہے

عرض کرتے ہیں ملائک آج لیجا کر درود
یا محمد پیر سید مصطفیٰ کا عرس ہے

فاتحہ اخلاص سے پڑہتے ہیں ساری اولیا
آج اقلیم صفا کے بادشاہ کا عرس ہے

تھا بنا سوداگر کا جو دریا کے طوفانیں جہاز
یہ وہ بحر معرفت کے آشنا کا عرس ہے

دجلے کی طغیانی کو جس نے ہٹایا جوش سی
اُس نائب غوث الورا کا عرس ہے

آج شمشیر الم سے ساکن بغداد کے
کٹ رہے ہیں قلب کیسے دلربا کا عرس ہے

چاند عشرہ کا شہادت دیرہا ہو قمیں
یہ کہ یہ آل شہید کربلا کا عرس ہے

یہ حسن کے لخت دل خیبر شکن کے پوتے ہیں
دردمندو آؤ یاں مشکلکشا کا عرس ہے

ڈہونڈتے پھرتے ہیں حوران بہشتی ہر طرف
آج کسکا پیر سید مصطفیٰ کا عرس ہے

خوف عقبیٰ ہے اگر ہو شرکمیں روتے ہوئے
آئیے یاں حامی روز جزا کا عرس ہے

قافیہ بھی بھول جاتا ہے غلام دستگیر
غمزدہ ہے کیونکہ آج اُسکے میاں کا عرس ہے

مصطفیٰ پیر کا جلوہ دیکھو
قدرتِ حق کا تماشا دیکھو

اسی آئینہ کو رکھ پیشِ نظر
غوث اعظم کا سراپا دیکھو

نورِ وحدت اسی آئینہ میں ہے
اس ہی ذات کا جلوہ دیکھو

مصطفیٰ پیر عراقی کا میں
آئینہ ہوں مرا چہرہ دیکھو

مری آنکھوں میں وہی صورت ہے
پتلیوں کا مری نقشہ دیکھو

سربسر آیۂ تطہیر ہیں آپ
رشکِ طوبیٰ قدِ رعنا دیکھو

قاب قوسین کا عقدہ ہے یہی
ان کے ابرو کا اشارہ دیکھو

سرمۂ آنکھوں میں ہے مازاغ بصر
نازنین نرگسِ شہلا دیکھو

سورۂ دہر کی ہیں دو چشم
سر ہر ایک عین علی کا دیکھو

لام واللیل ہے زلفِ مشکیں
رخ ہے والشمس کا آیا دیکھو

ہے یہ تفسیر حسینی کا سبق
مصطفیٰ پیر کا چہرہ دیکھو

دردنداں ہے شانِ یٰسین
لب ہیں اعجاز مسیحا دیکھو

بنی حجت ہے خدا بینی کی
شاغلو یہ ہے نصیرا دیکھو

ہے دہن رازِ حدیث قدسی
من رانی کا معما دیکھو

نورِ وحدت کی صراحی گردن
سینہ گنجینہ ہے حق کا دیکھو

دستگیر آپ کے ہیں دونو ہاتھ
اس سے کہدو جسے گرتا دیکھو

اس میاں کی ہے کمر وہم و خیال
ہو گماں کھینچ کے پتلا دیکھو

مردے زندہ کرے ان کی ٹھوکر
پاؤں میں ہے یہ کرشمہ دیکھو

دستگیر آیا ہے جاں تن کے لئے
میرے آقا مرا ہے یہ دیکھو

کلام مولوی غلام مصطفیٰ صاحب المتخلص بہ رسا بطور تقریظ

خیر جب آپ کا ہر کام ہے حاجی بیگم — نیک نیکوں ہی کا انجام ہے حاجی بیگم
صاحب کشف و کرامت کوئی تمسا کیا ہو — حاسدوں کو طمع خام ہے حاجی بیگم
دل میں سائل کے جو ہے ہو وہ تمہارے لب پہ — یہ ولایت ہی یہ الہام ہے حاجی بیگم
نیک نفسی و کرم بخشی و ہمدردی خلق — ہے خدا کیلئے جو کام ہے حاجی بیگم
فرش گلزار ہیں ہر سو عمل نیک کے پھول — رونق گلشن اسلام ہے حاجی بیگم
متقی ایسے ہو تم پاک ہو ایسے کہ لباس — جسم پر جامہ احرام سے ہے حاجی بیگم
دیکھکر حسن عمل حشر میں اللہ کہے — باغ جنت ترا انعام ہے حاجی بیگم
نعت گوئی میں جو یکتائے زمانہ ہو تم — پیر کا یہ کرم عام ہے حاجی بیگم
تمکو اللہ کرے حج و زیارت ہو نصیب — ہو حجیانی بھی جب نام ہے حاجی بیگم

کی ادا آپ نے وہ شرط اخوت کی رسا
آپ کا بندہ بے دام ہے حاجی بیگم

تمام شد

اشتہار چھپائی شمسی مشین پریس آگرہ

یہ کتاب جو آپ کے پیش نظر ہے چھپائی کی صفائی۔ روشنائی کی خوبی۔ کاغذ کی آب و تاب۔ لکھائی کی نفاست وغیرہ کی عمدگی کا ثبوت دے رہی ہے ....

کتابوں کے علاوہ لیبل۔ کارڈ۔ رقعہ۔ فارم۔ رنگ برنگ سیاہیوں سے بہ نسبت دوسرے پریس کے اس شمسی مشین پریس آگرہ میں نہایت فینسی چھاپے جاتے ہیں جن صاحب کو اپنی کتابیں و فارم وغیرہ عمدہ خوشخط و فینسی طبع کرانے ہوں اس مطبع میں بھیجکر ایک مرتبہ آزمائیں ....

المشتہر

مالکان شمسی مشین پریس آگرہ